الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ　　　وعلی الک و اصحابک یا حبیب اللہ

۱۳ درودِ پاک کی انوکھی حکمتوں پر مشتمل کتاب بنام

درود کی حکمتیں

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

کتاب	:	درود کی حکمتیں
مصنف	:	مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
کمپوزنگ	:	مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
صفحات	:	98
ناشر	:	مکتبۃ دار السنہ (دہلی)

پتہ: : (نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ یوپی الہند

Pin code: 282001

اس کتاب کو چھپوانے اور حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات اس نمبر پر رابطہ کریں

calling & whats app no:

+918808693818

فہرست

مصنف کا تعارف ۵

مصنف کی اصلاحی کتب ۶

مصنف کی درسی کتب ۷

درودِ پاک کی برکتیں ۹

(۱)۔۔۔درود شریف کی فضیلت ۱۱

(۲)۔۔۔درود شریف کی فضیلت ۱۷

(۳)۔۔۔درود شریف کی فضیلت ۲۴

(۴)۔۔۔درود شریف کی فضیلت ۲۷

(۵)۔۔۔درود شریف کی فضیلت ۳۰

(۶)۔۔۔درود شریف کی فضیلت ۳۶

(۷)۔۔۔درود شریف کی فضیلت ۴۰

(۸)۔۔۔درود شریف کی فضیلت ۴۸

(۹)۔۔۔درود شریف کی فضیلت ۵۳

(۱۰)۔۔۔درود شریف کی فضیلت ۵۶

(۱۱)۔۔۔درود شریف کی فضیلت ۵۸

(۱۲)۔۔۔درود شریف کی فضیلت ۶۵

(۱۳)۔۔۔درود شریف کی فضیلت ۷۰

مصنف کی دیگر کتب کا تعارف ۷۵

مصنف کا تعارف

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے ۲۰۰۴ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِیُ ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش ۱۰ جون ۱۹۸۶ء ہے۔

مولانا نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن ۲۰۰۰ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئ چلے گئے تھے اور وہاں پر ۴ سال قیام کیا پھر ۲۰۰۴ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور ۲۰۰۶ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھی، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر

اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی، ۲۰۱۴ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں چلنے والی علمِ صرف کی کتاب بنام مراح الارواح کی اردو شرح بنام **شفیق المصباح** تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ موصوف کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے موصوف کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم۔

مصنف کی اصلاحی کتب

1☆...ما فعل اللہ بک (حصہ اول)	2☆...ما فعل اللہ بک (حصہ دوم)
3☆...ما فعل اللہ بک (حصہ سوم)	4☆...میری سنت میری امت
5☆...کیا حال ہے؟	6☆...موت کے وقت
7☆...عقائد کی حکمتیں	8☆...پانچ نمازوں کی حکمت
9☆...قرآنی سورتوں کے مضامین	10☆...سب سے پہلے سب سے آخر

11☆... جانشینِ انبیاء کا مختصر تعارف
12☆... قصور کس کا؟
13☆... نصاب مسائلِ نماز
14☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد اوّل
15☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد دوم
16☆... خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد سوم
17☆... تدریس کے ۲۶ طریقے
18☆... رفیق التدریس
19☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے
20☆... فیضانِ قرآن کورس
21☆... فیضانِ شریعت کورس
22☆... آسان فرض علوم
23☆... آسان خطباتِ محرم
24☆... تنظیمی نصاب
25☆... اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا
26☆... آسان حنفی نماز (ہندی)
27☆... عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟
28☆... محمد اور احمد کے اسرار
29☆... مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟
30☆... ایک سے دس تک
31☆... نکتے ہی نکتے
32☆... امتِ محمدیہ کے سوالات اور قرآنی جوابات
33☆... کامیابی کے دس اصول
34☆... درسِ تصوف
35☆... علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟
36☆... درود کی حکمتیں
37☆... چاند کی گواہی

مصنف کی درسی کتب

1☆... شَفِيْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح
2☆... شَفِيْقِيَّه شرح اَلْاَرْبَعِيْنَ النَّوَوِيَّه
3☆... شَفِيْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ اول)
4☆... نُوْرُ الْمُغِيْث شرح تَيْسِيْر مُصْطَلَحِ الْحَدِيْث
5☆... شَفِيْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ دوم)
6☆... القول الاظهر شرح الفقه الاکبر

7☆...شَارِقُ الْفَلَاح شرح نُوْرُ الْاِیْضَاح

8☆...عِرْفَانُ الْآثَار شرح مَعَانِی الْآثَار

9☆...عِنَایَۃُ الْحِکْمَت لِحَلِّ بِدَایَۃُ الْحِکْمَت

10☆...خَلِیْلِیَّه شرح مُنَاظَرَۃُ رَشِیْدِیَّه

11☆...کَلَامُ الْوِقَایَه شرح شَرْحُ الْوِقَایَه

12☆...رَحْمَۃُ الْبَارِی شرح تَفْسِیْرُ الْبَیْضَاوِی

13☆...مُخْتَارُ التَّاوِیْل شرح مَدَارِکُ التَّنْزِیْل

14☆...اَلدَّلَالَۃُ الشَّاهِدَۃ شرح اَلْبَلَاغَۃُ الْوَاضِحَۃ

15☆...اَلْمُعْتَبَرُ الْمُعْتَرَف لحل الْمُعْتَقَدِ الْمُنْتَقَد

16☆...سَلِیْمُ النَّظَر شرح نُزْهَۃُ النَّظَر

17☆...شَفِیْقُ النُّعْمَانِی لِحَلِّ شَرْحِ الْجَامِی

18☆...عَطَایَۃُ الْحِکْمَت شرح هِدَایَۃُ الْحِکْمَت

19☆... نحو کے دلچسپ سوالات

20☆... صرف کے دلچسپ سوالات

21☆... تسلیم التوقیت
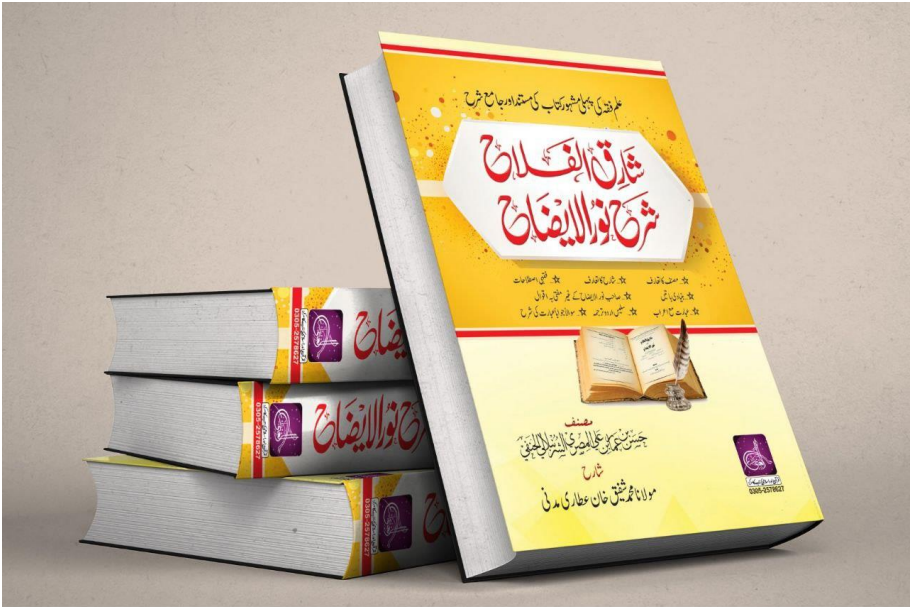
درودِ پاک کی برکتیں

اے عاشقانِ رسول! یقیناً درودِ پاک کی بے شمار برکتیں ہیں جیسا کہ حضرت سیّدُنا شیخ عبدالحق مُحدِّثِ دہلوی عَلَیہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَوِی مزید فرماتے ہیں: ''**دُرُود شریف** سے مصیبتیں ٹلتی ہیں ، بیماریوں سے شِفاء حاصل ہوتی ہے، خوف دُور ہوتا ہے، ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے، دُشمنوں پر فَتْح حاصل ہوتی ہے، اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اُس کی مَحَبَّت پیدا ہوتی ہے، فِرِشتے اُس کا ذِکر کرتے ہیں ، اَعمال کی تکمیل ہوتی ہے، دل و جان، اسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، پڑھنے والا خُوشحال ہوجاتاہے، بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں ، اَولاد دَر اَولاد چار نسلوں تک بَرَکت رہتی ہے۔'' (جذبُ القلوب، ص۲۲۹)

دُرُود شریف پڑھنے سے قِیامت کی ہولناکیوں سے نَجات حاصل ہوتی ہے، سَکَراتِ موت میں آسانی ہوتی ہے، دُنیاکی تَباہ کارِیوں سے خَلاصی (نَجات) ملتی ہے، تنگدستی دُور ہوتی ہے، بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں ، مَلائکہ دُرُود پاک پڑھنے والے کو گھیر لیتے ہیں ، دُرُود شریف پڑھنے والا جب پُل صِراط سے گُزرے گا تو نُور پھیل جائے گا اور وہ اُس میں ثابِت قدم ہو کر پَلک جھپکنے میں نَجات پا جائے گا۔ عظیم تر سَعادت یہ ہے کہ **دُرُود شریف** پڑھنے والے کا نام حُضُور سراپانُور، فیض گنجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بار گاہ میں پیش کیا جاتاہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت بڑھتی ہے، مَحَاسِنِ نبویہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دل میں گھر کر جاتے ہیں اور کثرتِ **دُرُود شریف** سے صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا تصوُّر ذِہن میں قائم ہوجاتا ہے اور خُوش نَصیبوں کو دَرَجہ قُربتِ مُصْطفوِی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حاصل ہوجاتا ہے اور خَواب میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا دِیدارِ فیض آثار نصیب ہوتا ہے۔

روزِ قیامت مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُصافَحہ کی سعادَت نصیب ہو گی، فِرِشتے مرحبا کہتے ہیں اور مَحَبَّت رکھتے ہیں ، فِرِشتے اُس کے دُرُود کو سونے کے قلموں سے چاندی کی تختیوں پر لکھتے اور اُس کے لیے دُعائے مَغْفِرت کرتے ہیں ۔اور فِرِشْتگانِ سَیّاحین (زمین پر سیر کرنے والے فِرِشتے) اُس کے دُرُود شریف کو مدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بار گاہ بے کَس پناہ میں پڑھنے والے اور اس کے باپ کے نام کے ساتھ پیش کرتے ہیں ۔(جذبُ القلوب، ص۲۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱)۔۔۔درود شریف کی فضیلت

آج میں آپ کے سامنے درودِ پاک کی فضیلت میں ایسی حدیث پاک بیان کرنے لگا ہوں جس کو آپ نے بارہاسنا ہو گا، لیکن اس کے پیچھے جو راز پوشیدہ ہے اس کے بارے میں شاید ہی آپ کا خیال اور ذہن گیا ہو گا۔

حافظ محمد شرفُ الدین عبدالمُؤمِن بن خَلف دَمیاطی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ" میں اس حدیث کی تخریج کی ہے:

حضرت سیدنا ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج آپ بہت خوش نظر آرہے ہیں؟" فرمایا: "میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھ سے عرض کیا کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ پاک اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹادے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا اور اس پر اتنی ہی رحمت بھیجے گا۔" (مسند احمد، حدیث ابی طلحۃ، رقم ۱۶۴۵۲، ج۵، ص۵۰۹)

اس حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: درودِ پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالی تین چیزیں عطا فرماتا ہے:

(۱)۔۔۔ اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا یعنی اس کو دس نیکیاں ملیں گی۔

(۲)۔۔۔ دس گناہ جو اس نے ماضی میں کیئے، مٹادے گا۔ یعنی معاف ہو جائیں گے۔

(۳)۔۔۔اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔یعنی جنت میں اس کے دس درجات بلند ہوں گے۔

اور ایک حدیث سنن نسائی کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔(نَسائی ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴)

دونوں حدیث میں فرق

پس اس حدیث کا مفہوم بھی وہی ہے جو ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں تھا، صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں دس نیکیاں ملنے کا ذکر تھا اور اس میں دس رحمتیں نازل کرنے کا تذکرہ ہے۔

یہ راز پوشیدہ ہے

درودِ پاک کی اس فضیلت میں جو راز پوشیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس حدیث میں سب سے پہلے نیکیوں کے ملنے، پھر گناہوں کے مٹائے جانے، اور آخر میں درجات کے بلند ہونے کو کیوں بیان فرمایا؟یعنی یہ ترتیب ہی کیوں ؟اس کے برعکس یعنی الٹا کیوں نہیں؟

کہ پہلے گناہ کے مٹنے کو بیان کیا جاتا پھر نیکیوں کے ملنے اور آخر میں درجات کی بلندی کو بیان کیا جاتا، یا پہلے درجات کی بلندی، پھر گناہوں کے مٹنے اور آخر میں نیکیوں کے ملنے کا تذکرہ

کیا جاتا، مگر اس ترتیب کو چھوڑ کر پہلے نیکیوں کے ملنے، پھر گناہوں کے مٹنے اور پھر آخر میں درجات کے بلند ہونے کو بیان کیا گیا۔ اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ پہلے زمانۂ حال میں ملنے اور پھر ماضی میں کیئے ہوئے گناہوں کی بھرپائی، اور پھر مستقبل میں درجات کی بلندی کی بات کی گئی ہے۔

سوال یہ ہے

سوال یہ ہے کہ اسلام کے جہاں ہر فرمان میں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں، تو اس فرمان میں کون سی حکمت پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہے؟

یہ تھا سوال، اب اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں، کہ اس میں کیا حکمت اور کیا راز ہے؟

اے عاشقانِ رسول! اس میں بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے، اور یہ حکمت انسانی حالت کے مطابق ، اس کی نفسیات کے مطابق، اور عقل و شعور کے مطابق و موافق ہے، اور اس حکمت سے یہ بھی پتہ چلے گا کہ ہمارے نبی ﷺ کو معاشرے کی مکمل معرفت ہے، اور ان کا ایک ایک فرمان زندگی آفریں اور مشعلِ راہ ہے۔

انسان کی حالت وعادت

اس حکمت کو سمجھنے کے لیے پہلے انسان کی حالت وعادت کو سمجھنا پڑے گا، اور وہ یہ کہ ایک شخص جو کہ بڑا امیر و کبیر تھا، جس کے پاس بے شمار دولت تھی، اور وہ بڑے عالیشان محلات اور بے شمار جائداد کا مالک تھا، جن سے عیش و تنعم خوب جھلک رہا تھا، ہر وقت دروازے پر نوکروں کا جھرمٹ رہتا تھا۔

سب کچھ جاتا رہا

مگر یکا یک فنا کا بادَل گر جا، آفت و مصیبت کی آندھی چلی اور دنیا میں تا دیر خوشحال رہنے کی اُمیدیں خاک میں مل کر رہ گئی، اس کے مسرتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر کو تباہی نے آلیا، وقت کی مار ایسی پڑی کہ اس سے یہ ساری چیزیں جاتی رہیں، اور روشنیوں سے جگ مگاتے محلات سے گھپ اندھیری چھوپڑی میں پہنچ گیا۔ کل تک اَہل وعیال کی رونقوں میں شاداں و مسرور تھا مگر آج لکڑی کی وَحشت ناک چھوپڑی اور تنہائیوں میں مغموم ورَنجور ہے، یعنی یوں کہہ لیجئے کہ کل کا کروڑ پتی آج کا روڈ پتی بن گیا، یہاں تک کہ ایک وقت کے کھانے کا کھانا، اور ستر چھپانے کے لیے کپڑا تک نہ رہا، بالکل کنگال وخستہ حال ہو گیا۔ بھوک وپیاس سے بیتاب ہے، جسم برہنہ ہے۔

اب اس کو کس چیز کی فکر ہوگی؟

اب آپ بتایئے! کیا اس کو اپنے ماضی کی فکر ہو گی، مستقبل کی فکر ہو گی، نہیں نا، وہ تو سوچے گا میرا ماضی درست ہو یا نہ ہو، میرا مستقبل صحیح ہو یا نہ ہو، میرا صرف حال صحیح ہو جائے، مجھے ابھی کچھ کھانے، پینے کو مل جائے، ستر چھپانے کو کپڑا مل جائے، نہ اس کو اپنے ماضی کی فکر اور نہ مستقبل کی، اگر فکر ہے تو اپنے زمانۂ حال کے درست ہونے کی فکر ہے۔

اب ماضی کی یاد ستائے گی

اچھا! اس کے کھانے پینے اور ستر چھپانے کا انتظام ہو گیا، اس کا حال درست ہو گیا، تو اب اس کے دل میں کیا خیال ہو گا؟ اب اس کے دل میں یہ خیال ہو گا کہ میری ماضی میں ضائع ہونے والی دولت مل جائے، جو مجھے نقصان ہوا ہے اس کی بھرپائی ہو جائے، میرا کھویا ہوا

وقار، اقتدار، افتخار، مل جائے، میرا ماضی درست ہو جائے۔ سب سے پہلے فکر تھی حال کی، جب حال درست ہوا، فوراً ماضی کی یاد ستانے لگی۔

اب مستقبل کی یاد ستائے گی

جناب چلو، اس کا ماضی بھی درست ہو جائے، اس کا لٹا ہوا تمام مال و دولت، عزت و وزارت، حکومت و صدارت سب واپس مل جائے، تو اب کیا ہو گا؟ اب اس کو فوراً اپنے مستقبل کی یاد ستائے گی، کہ اب میرا حال بھی درست ہو گیا، میرا ماضی بھی درست ہو گیا، اب مجھے اپنے مستقبل کو درست کرنا چاہیے۔

انسان کی حالت کے پس منظر میں حدیث

آپ دیکھیں آدمی کو پہلے حال کی فکر، پھر ماضی کی فکر اور پھر مستقبل کی فکر ہوتی ہے، یہ انسان کی فطرت ہے، اس کی عادت ہے، اب اسی قاعدہ اور قانون کو سامنے رکھ کر میرے نبی، آپ کے نبی، ہمارے نبی، اللہ کے نبی، آخری نبی، مکی مدنی ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت کو ملاحظہ کیجئے: "جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ پاک اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹادے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا اور اس پر اتنی ہی رحمت بھیجے گا۔"

تینوں حالتیں درست

اللہ اکبر! نیکی کے ملنے کی بات پہلے کی، اور ملنا یہ زمانۂ حال کا درست ہونا ہے، پھر ماضی میں کئے ہوئے گناہوں کو مٹانے کی بات کی، اور یہ پچھلے گناہ مٹانا، زمانۂ ماضی کا درست ہونا ہے، پھر آخر میں جنت کے اندر درجات کی بلندی کی بات کی، اور جنت ابھی نہیں ملے گی بلکہ وہ تو

مستقبل میں ملے گی، لہذا یہ زمانۂ مستقبل کا درست ہونا ہے۔

اللہ اکبر! قربان جاؤں میں محمد عربی ﷺ پر، جو آپ پر درود پڑھتا ہے، آپ پر درود پڑھنے کی برکت سے پڑھنے والے کے تینوں حالتیں درست ہو جاتی ہیں۔

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

اتنا ہی نہیں بلکہ اور کچھ

اور یہی نہیں، بلکہ آگے بھی فرمان موجود ہے، فرمایا: "اللہ تعالی اس پر اتنی ہی رحمت بھیجے گا۔" اللہ اکبر! درودِ پاک پڑھنے والے پر اللہ پاک کی کتنی عطائیں ہیں کتنی کرم نوازیاں ہیں ۔ تبھی تو اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

برستا نہیں دیکھ کر اَبرِ رَحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے
اب آئی شفاعت کی سَاعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲)---درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! اس پر فتن دور میں طرح طرح کی مصیبتوں، آزمائشوں، تکلیفوں نے ڈھیرا جمایا ہوا ہے جس کی وجہ سے ہر کوئی پریشان ہے، اور ایک ہی طرف ہر ایک کا دھیان ہے کہ میں جو چاہوں وہ ہو جائے، جو دعا کروں قبول ہو جائے، جو اپنے رب سے مانگوں مل جائے۔ مگر ایسا ہوتا نہیں۔ غریب چاہتا ہے میں امیر ہو جاؤں۔ امیر امیر ہونے کے باوجود چاہتا ہے میں دنیا کا سب سے بڑا امیر بن جاؤں۔ بیمار چاہتا ہے میں صحت مند ہو جاؤں۔ صحت مند چاہتا ہے میں ہمیشہ صحت مند بنا رہوں۔ ماں باپ چاہتے ہیں ہمارے بچے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ بچے چاہتے ہیں ہمارے ماں باپ ہماری ہر خواہش پوری کریں۔ شوہر چاہتا ہے میری بیوی میری فرماں بردار رہے۔ بیوی چاہتی ہے میرا شوہر میرے حکم کے مطابق چلے۔ ہر کسی کی کوئی نہ کوئی خواہش، کوئی نہ کوئی آرزو ہوتی ہے۔ اور بندہ اس کے لیے دعا بھی کرتا رہتا ہے مگر اس کی خواہش، اس کی آرزو پوری ہو کوئی ضروری نہیں۔

مگر آپ سے کوئی اللہ پاک کا ولی کہہ دے: "مانگ کیا مانگتا ہے؟" تو آپ سچ بتایئے! آپ کا دل امید سے بھرے گا یا نہیں؟ کہ یار اللہ پاک کے ایک ولی نے کہا ہے، نیک بندے نے کہا ہے، جس کو اللہ پاک کی بارگاہ میں ایک مقام و مرتبہ حاصل ہے، یقیناً اب میں جو مانگوں گا مجھے ملے گا۔ کیوں؟ کیونکہ:

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

جب ولی کی نگاہ سے لوگوں کی تقدیر بدل جاتی ہے تو ان فرمان کا کیا عالم ہو گا؟ ولیوں کی

شان بہت عالیشان ہے کیونکہ ان کی شان خود ربِّ رحمان نے قرآن میں بیان فرمائی ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ (پ۱۱، یونس، ۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

آیئے اسی ضمن میں ایک ولیٔ کامل کی زبان کی تاثیر سنیئے چنانچہ:

مُشکل کُشا کا دیدار

امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری زِیْدَ مَجْدُہٗ وَ شَرَفُہٗ وَ عِلْمُہٗ وَ عَمَلُہٗ اپنے رسالے ''بریلی سے مدینہ'' کے صفحہ نمبر ۸ پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت نقل فرماتے ہیں کہ: **بعض** اِسلامی بھائیوں کو بابُ المدینہ کے ایک مُعَمَّر کاتِب عبد الْمَاجِد بن عبد المالِک پیلی بھیتی نے یہ ایمان افروز واقِعہ سُنایا: میری عُمر اُس وَقت تیرہ برس تھی، میری سوتیلی والِدہ کا ذِہنی توازُن خراب ہو گیا تھا، اُن کو زَنجیروں میں جکڑ کر چھت پر رکھا جاتا تھا، بَہُت علاج کروایا مگر اِفاقہ نہ ہوا۔ کسی کے مشورہ پر میں اور میرے والِد صاحِب والِدہ کو زنجیروں میں جکڑ کر جُوں تُوں پیلی بھیت سے **بریلی شریف** لائے، والِدۂ محترمہ مسلسل گالیاں بکے جارہی تھیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرحمٰن کو دیکھتے ہی گرج کر کہا: تم کون ہو؟ یہاں کیوں آئے ہو؟ آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تعالیٰ علیہ نے اِنتہائی نرمی سے فرمایا: محترمہ! آپ کی بہتری کے لیے حاضِر ہوا ہوں۔ والِدہ بدستور گرج کر بولیں۔ بڑے آئے بہتری کرنے والے! جو چاہتی ہوں وہ بہتری کر دو گے؟ فرمایا: اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ والِدہ نے کہا: ''مولا علی مُشکِل کُشا کَرَّمَ اللّٰہ تَعَالٰی وَجْہَہُ، الْکَرِیْم کا دیدار کروادو!'' یہ سنتے ہی اعلیٰ

حضرت رَحۡمَۃُاللّٰہِ تعالیٰ علیہ نے اپنے شانۂ مبارَک سے چادر شریف اُتار کر اپنے چہرۂ مُبارک پر ڈالی اور مَعاً (یعنی فوراً) ہٹالی۔ اب ہماری نظروں کے سامنے اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُاللّٰہِ تعالیٰ علیہ نہیں بلکہ مولا علی مُشکِل کُشا کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجۡهَهُ الۡکَرِیۡم اپنا چِہرہ چمکاتے کھڑے تھے۔ ہماری بوڑھی والدہ نِہایت سنجید گی کے ساتھ جلووں میں گم تھیں، میں نے اور والِدِ محترم نے بھی خُوب جی بھر کر جاگتی آنکھوں سے مولا علی مُشکِل کُشا کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجۡهَهُ الۡکَرِیۡم کی زیارت کی۔ پھر مولا علی مُشکِل کُشا کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجۡهَهُ الۡکَرِیۡم نے اپنی چادر مُبارک اپنے چِہرے پر ڈال کر ہٹائی تو اب اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُاللّٰہِ تعالیٰ علیہ ہمارے سامنے مُتَبَسِّم (یعنی مُسکراتے) کھڑے تھے۔ پھر اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُاللّٰہِ تعالیٰ علیہ نے ایک شِیشی میں دوا عطا فرمائی اورارشاد فرمایا: دو خُوراک دوا ہے، ایک خُوراک مریضہ کو دینا اگر ضَرورت محسوس نہ ہو تو دوسری خُوراک ہر گز مت دینا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰه ! ہماری والِدہ صِرف ایک خُوراک (یعنی Dose) میں تندرُست ہو گئیں جب تک زندہ رہیں کوئی دِماغی خرابی نہ ہوئی۔ (بریلی سے مدینہ ص۸۔۹)

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کَج
یہ ساری گُتھی اِک تِری سیدھی نظر کی ہے

اللہ پاک نے اپنے اولیاء کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ جس کو جو چاہیں عطا کریں، جس کی چاہیں جھولی بھریں، جس کی چاہیں مرادیں پوری کریں۔ اور لوگ اسی وجہ سے اولیاءُ اللہ کی بارگاہ میں جاتے بھی ہیں اور اپنی مرادیں پاتے بھی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو سیکڑوں سال سے میرے خواجہ کے دربار میں مانگنے والوں کی بھیڑ نہ لگی رہتی۔ اعلی حضرت کے بھائی جان، مولانا

حسن رضا خان، اپنے نعتیہ دیوان میں لکھتے ہیں:

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

اے عاشقانِ اولیاء! ایک ہے خود ان سے مانگنا اور ایک ہے خود ان کا فرمانا کہ مانگ کیا مانگتا ہے؟ دونوں میں بڑا فرق ہے۔ بندہ خود مانگے اور اسے مل جائے ضروری نہیں مگر اللہ کا ولی خود اس سے کہے مانگ کیا مانگتا ہے؟ تو اب ضرور اسے ملے گا۔ کیوں؟ کیونکہ اللہ پاک کے ولی نے کہا ہے۔

اب ذرا آپ مجھے یہ بتایئے کہ جب ولیوں کا یہ مقام و مرتبہ ہے کہ جو چاہیں جسے چاہیں عطا کریں تو نبی کا عالم کیا ہو گا؟ جب ولی کہے کہ مانگ تجھے ملے گا، تو مل جائے۔ تو اگر نبی کہے کہ مانگ تجھے ملے گا، تو کیا نہیں ملے گا؟ یقیناً ملے گا کیونکہ نبی کا مرتبہ ولی سے بڑا ہوتا ہے۔ اور اگر نبیوں کے نبی، اللہ پاک کے آخری نبی فرما دیں تو کیا خیال ہے؟ اللہ اکبر! جو محبوبِ خدا ہیں، حبیبِ کبریاء ہیں، شہنشاہِ جود و سخا ہیں۔ اعلی حضرت جن کی شانِ رفعت نشان کے بارے میں لکھتے ہیں:

واہ کیا جود و کرم ہے شَہِ بَطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

فرش والے تِری شوکت کا عُلو کیا جانیں
خُسروا عرش پہ اُڑتا ہے پَھریرا تیرا

آسماں خوان زمیں خوان زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالِک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

لیکن اب یہاں پر ایک سوال ہوتا ہے کہ اللہ کے آخری نبی، محمدِ عربی ﷺ تو اب مزارِپاک میں تشریف لے گئے، دنیا سے پردہ فرما گئے، اب ہمیں نظر نہیں آتے، اب ہمیں کون کہے کہ مانگ کیا مانگتا ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ **اے نبی کے عاشقوں!** پریشان مت ہو، تمہارے نبی ﷺ نے تم کو ایک ایسا وظیفہ عطا کیا ہے اگر اس وظیفے کو کروگے تو جو مانگو گے پاؤ گے، جو دعا کروگے قبول ہوگی۔ اور وہ وظیفہ یہ ہے:

جامع الترمذی میں ہے حَضرتِ سَیِّدُنا فُضَالہ بن عُبَیْد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر ان کَلِمات سے دُعا مانگی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ، یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رَحم فرما۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اِرْشاد فرمایا: عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اے نمازی تُونے جلدی کی۔ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللہَ بِمَا ھُوَاَھْلُہٗ، وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ، جب تُو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (پہلے) اللہ تعالی کی ایسی حَمْد کر جو اس کے لائق ہے، پھر مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ اور اس کے بعد دُعا مانگ۔

راوی کا بَیان ہے کہ اس کے بعد ایک اور شَخْص نے نماز پڑھی، پھر (فارِغ ہو کر) اللہ تعالیٰ کی حَمْد بَیان کی اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا، تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ، اے نمازی! تُو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات۔الخ، ۵/۲۹۰، حدیث:۳۴۸۷)

اے عاشقانِ رسول! بَیان کردہ رِوایت سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قَبُولِیَّت کا طالِب ہے تو اُسے چاہیے کہ دُعا کے شروع میں حمدِ الٰہی بجالائے اور سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھے پھر دعا مانگے، اس کی دعا قبول ہو گی کیونکہ خود رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ، اے نمازی! تُو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے مَحْبُوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ

اے عاشقانِ رسول! اس حدیثِ پاک سے ایک اور بات معلوم ہوئی کہ جو نمازی نماز کے بعد اللہ پاک کی حمد بیان کرے مثال کے طور پر ۳۳ بار "سُبْحٰنَ اللهِ"، ۳۳ بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰه"، ۳۴ بار "اَللهُ اَکْبَر"، پھر کم سے کم ۱۲ بار "صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد" پڑھے اور دعا مانگے تو اس کی جانب خود بخود اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم متوجہ ہوتے ہیں اور جس کی طرف اللہ کے آخری نبی متوجہ ہو جائیں تو اس کا دونوں جہان میں بیڑا پار ہے۔ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری سَنِّی "سامانِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

جو آپ ہوں مرے پلے پہ پھر مجھے کیا ڈر
جدھر نگاہِ کرم ہو خدا ادھر ہو جائے

لہذا نیت کیجیئے کہ ان شاء اللہ اب ہر نماز کے بعد اللہ پاک کی حمد و ثنا اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود پڑھ کر دعا مانگیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
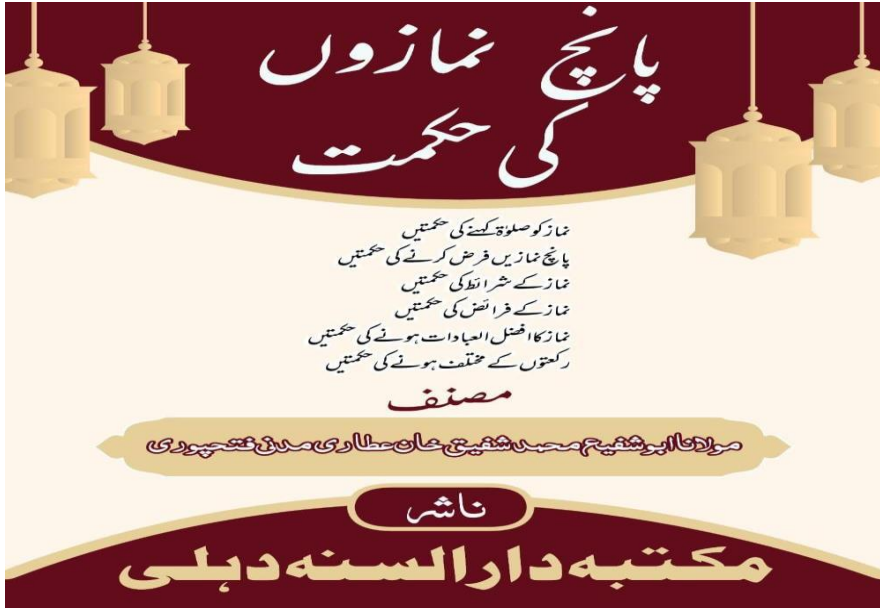
(۳)۔۔۔درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ صحابہ! حضراتِ صحابہ کرام علیھمُ الرِّضوان کی خوش نصیبی کہ وہ کیسے خوش بخت تھے کہ حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار سے مشرّف ہوئے، حضور ﷺ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے، اور ہر عاشقِ رسول صحابہ کرام پر رشک کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ مجھے بھی حضور ﷺ کا قرب مل جائے، ان کے ساتھ بیٹھنا نصیب ہو جائے، مگر اب ایسا ہونے سے رہا، کہ ظاہری طور پر وہ رخِ زیبا پردے کے پیچھے چلا گیا، اعلیٰ حضرت معراج کے سماں کو یاد کر کے آرزو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لِپَٹ کے قدموں سے لیتے اُترن

مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامُرادی کے دن لکھے تھے

اے عاشقانِ رسول! ذرا تصور تو کیجیے نبیٔ پاک ﷺ کا قرب کیسا لطف بھرا ہو گا، یہاں تو مدینے جانے کے لیے تڑپتے ہیں، عاشقوں کو مدینہ ان کے جان و دل سے بھی پیارا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ وہاں مدینے والے تشریف فرما ہیں۔ امیرِ اہلسنت لکھتے ہیں:

مدینہ اس لیے عطّارؔ جان و دل سے ہے پیارا

کہ رہتے ہیں مِرے آقا مرے دلبر مدینے میں

اور عاشقانِ مدینہ جب مدینے جاتے ہیں اور پھر جب ان کی رخصتی کا وقت قریب آتا ہے تو ان سے پوچھو کہ مدینہ چھوڑنا ان کے لیے کیسا درد بھرا معاملہ ہوتا ہے۔ عاشقوں کے امام، امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ رخصتیٔ مدینہ کے متعلق لکھتے ہیں:

خراب حال کیا دِل کو پُر مَلال کیا
تمہارے کُوچہ سے رُخصت کیا نہال کیا

نہ رُوئے گُل ابھی دیکھا نہ بُوئے گُل سُونگھی
قضا نے لا کے قفس میں شکستہ بال کیا

یہ رائے کیا تھی وہاں سے پلٹنے کی اے نفس
سِتم گر اُلٹی چُھری سے ہمیں حلال کیا

چمن سے پھینک دیا آشیانۂ بلبل
اُجاڑا خانۂ بے کس بڑا کمال کیا

اَبھی اَبھی تو چمن میں تھے چہچہے ناگاہ
یہ دَرْد کیسا اُٹھا جس نے جی نڈھال کیا

مَدینہ چھوڑ کے وِیرانہ ہند کا چھایا
یہ کیسا ہائے حواسوں نے اِختلال کیا

تُو جس کے واسطے چھوڑ آیا طیبہ سا محبوب
بتا تو اس ستم آرا نے کیا نہال کیا

جب عشق کو مدینہ چھوڑنا اتنا شاق ہوتا ہے تو پھر مدینے والے کے قرب سے دور ہونا کیسا دشوار گزار معاملہ ہو گا؟ اب کوئی لاکھ چاہے کہ میں اللہ کے آخری نبی ﷺ کے قرب میں رہوں گا، وہاں سے نہیں جاؤں گا، تمام تر کوششوں کے باوجود وہ قربِ مصطفی ﷺ اب حاصل نہیں کر سکتا۔ مگر اے گھبر اؤ مت! قربِ مصطفی ﷺ حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے اور وہ

طریقہ یہ کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً۔ میرے عاشقو! غمزدہ نہ ہونا، تم میرا قرب پانا چاہتے ہو تو سنو!" اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ "قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا،" اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً" جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہوگا۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ،،،الخ، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

میں قرباں اِس ادائے دستگیری پر مِرے آقا
مدد کو آگئے جب بھی پکارا یا رسولَ اللہ

اے عاشقانِ رسول! لہٰذا اگر ہم قربِ مصطفیٰ ﷺ چاہتے ہیں تو مصطفیٰ ﷺ پر خوب درودِ پاک پڑھیں ان شاء اللہ درودِ پاک کی برکت سے قیامت میں مصطفیٰ کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کا قربِ دلنشین حاصل ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴)---درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کی رحمتوں، برکتوں سعادتوں اور مغفرتوں سے حصہ پانے کا ایک آسان طریقہ نیکی کرنا ہے کہ جو بندہ نیکوکار ہوتا ہے اللہ پاک کی رحمت اس پر چھما چھم برس رہی ہوتی ہیں، اور ہر مسلمان نیکی کرتا بھی ہے، نماز پڑھ کر، روزے رکھ کر، صدقہ و خیرات کر کے، حج کر کے، تلاوتِ قرآن کر کے، ذکر و اذکار کر کے، اوراد و وظائف پڑھ کر، بھلائی والے کام کر کے مگر ہر ایک اپنی طاقت و قوت اور حیثیت کے مطابق ہی نیک عمل کر سکتا ہے، اس سے زیادہ نہیں کر سکتا مثلاً کوئی غریب ہے وہ حج کی نیکی نہیں کر سکتا، کیوں؟ کیونکہ اس کے پاس مکہ شریف جانے کے اخراجات نہیں، کنگال و نادار شخص صدقہ و زکاۃ کی نیکی نہیں کر سکتا، کیوں؟ کیونکہ اس کے پاس مال نہیں۔ لاکھ کوشش کرے، تمنا کرے آرزو کرے، لاکھ جتن کرنے کے باوجود ان نیکیوں سے حصہ نہیں پا سکتا جو اس کے بس میں نہیں۔

ان وجوہات کے باوجود اگر کوئی چاہے کہ میں سب لوگوں سے زیادہ نیکی کر لوں، تو کیا وہ کر سکتا ہے؟ نہیں نا۔ مگر آیئے آج میں آپ کو ایک ایسا عمل بتاتا ہوں اگر آپ نے اس کو کر لیا تو سب سے زیادہ ہی نہیں بلکہ آپ کی وہ نیکی تمام زمین والوں کی نیکی کے برابر ہو گی۔ چنانچہ:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں موجود تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کیا۔ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے سلام کا جواب ارشاد فرمایا۔ اسے دیکھ کر آپ کا رخ انور نکھر گیا، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ جب اس شخص کی حاجت پوری ہو گئی تو وہ اٹھ کر چلا گیا۔ اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے ابو بکر! یہ وہ شخص ہے جس کی ایک نیکی روزانہ آسمان کی طرف بلند کی جاتی ہے جو تمام زمین والوں کی نیکی کی مثل ہے۔" میں نے عرض کیا: "یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کی کیا وجہ ہے؟" فرمایا: "یہ شخص روزانہ مجھ پر ایک ایسا درود پڑھتا ہے جو تمام مخلوق کے برابر ہو جاتا ہے۔" میں نے عرض کیا: "یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سا درود ہے؟" فرمایا: وہ یہ کہتا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِكَ

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ كَمَا يَنْبَغِیْ لَنَا أَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ كَمَا أَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ

ترجمہ: اے اللہ! محمد (صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اس مخلوق کی تعداد کے برابر درود بھیج جو ان پر درود بھیجتی ہے۔ ان پر ایسا درود بھیج جیسا ہمیں بھیجنا چاہیے۔ محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایسا درود بھیج جیسا تونے ہمیں درود بھیجنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(الدر المنثور، پ۲۱، الاحزاب:۵۶، ج۶، ص۶۴۸)

مزید درودِ پاک کی فضیلت کے متعلق امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: "نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے جتنا پانی آگ کو مٹاتا ہے اور دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنا غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔" یا یہ فرمایا کہ "راہ خدا میں جہاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔" (کنز العمال،

کتاب الاذکار، باب فی الصلوۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث:۳۹۷۹، ج۱، الجزء:۲، ص۱۱۷)

دکھوں نے جو تم کو گھیرا ہے تو درود پڑھو
جو حاضری کی تمنا ہے تو درود پڑھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علٰی مُحَمَّد

(۵)۔۔۔درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ اہلبیت! اہلبیت کی محبت میں ہم اور آپ آج نورانی و عرفانی مجلس سجائے بیٹھے ہیں اور علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی مایہ ناز تصنیف ''الجامع الصغیر'' میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ ''اے مسلمانو! تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر آراستہ کرو''۔(الجامع الصغیر للسیوطی ،ص۲۸۰،حدیث :۴۵۸۰)

یہاں پر ایک سوال ہوتا ہے کہ محفل ہماری، مجلس ہماری، سجایا ہم نے، رقم خرچ کی ہم نے، اس کے لیے محنت کی ہم نے، ہم جیسے چاہیں، جس سے چاہیں، اپنی مجلس کو آراستہ کریں، سجائیں، زینت دیں، حضور ﷺ کیوں فرمارہے ہیں کہ تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر سجایا کرو؟

لوگ ہماری تعریف کریں گے

اگر ہم نے اپنی مجلس کو قمقموں سے سجایا، دنیوی زیب وزینت کی چیزوں سے سجایا تو لوگ ہماری تعریف کریں گے، کہ واہ بھائی واہ! کیا محفل سجایا ہے؟ اور اس طرح ہمارا نام ہو گا، پس اگر ہم اپنی مجلس کو دنیوی زیب و زینت سے سجاتے ہیں تو ہمارا نام ہوتا ہے مگر! اگر ہم نے اپنی مجلس کو محبوب ﷺ پر درود پڑھ کر سجائیں تو ہمیں کیا ملے گا؟

سوال کا جواب چودہ سو سال پہلے دے دیا

کیونکہ آج کا دور وہ دور ہے کہ ہر کوئی اپنا فائدہ چاہتا ہے، جس کام میں، جس چیز میں آدمی کا فائدہ ہوتا ہے وہی کرتا ہے اور جس کام میں، جس چیز میں اس کا کوئی فائدہ نہ ہو اس کو کرنے سے

بچتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ کسی کے پاس اتنا وقت کہاں جو بے فائدہ چیزوں میں گزارے۔ لہٰذا اگر ہم دنیوی چیزوں سے اپنی محفل و مجلس کو سجاتے ہیں تو ہمیں لوگوں کی تعریفیں ملتی ہیں لیکن اگر ہم نے اپنی محفل و مجلس کو رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھ کر سجائیں تو ہمیں کیا ملے گا؟

تو اس سوال کا جواب اللہ کے محبوب ﷺ نے چودہ سو سال پہلے ہی ارشاد فرما دیا تھا کہ سنو! اگر تم نے اپنی مجلس کو دنیوی ساز و سامان اور زیب و زینت سے سجاؤ گے تو تمہیں صرف لوگوں کی تعریفیں ملیں گی، اور اگر تم نے اپنی مجلس کو مجھ پر درود پڑھ کر سجاؤ گے تو: فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَيَّ نُوْرٌ لَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" کہ تمہارا درود پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لیے نور ہو گا۔"

اے عاشقانِ اہلبیت! ذرا قیامت کے ہوش ربا منظر کو ذہن میں لائیے کہ قیامت کا دن وہ دن ہو گا جس میں کوئی روشنی نہیں ہو گی، اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا، چاند و سورج بے نور ہو چکے ہوں گے، روشنی میں رہنے والا، اندھیرے سے گھبرانے والا ہر کوئی روشنی تلاش کر رہا ہو گا مگر روشنی ملے کیسے؟ سورج و چاند تو بے نور ہو چکے، ہائے! ہائے! آدمی ڈر رہا ہو گا تھر تھر کانپ رہا ہو گا، نفسی نفسی کا عالم ہو گا، کوئی کسی کا پرسانِ حال نہیں ہو گا، مزید آفت یہ کہ

سورج ایک میل پر ہو گا وہ بھی اپنے اگلے رخ کے ساتھ ہو گا، آگ برسا رہا ہو گا، گرمی سے دماغ کھول رہے ہوں گے، زمین تانبے کی ہو گی، اور قیامت کا وہ دن ۵۰ ہزار سال کا ہو گا۔"
ذرا تصور کیجیے کہ ابھی سورج ہم سے کروڑوں میل دور ہے اور اس کی پیٹھ ہماری طرف ہے پھر بھی اس کی گرمی کی وجہ سے ہم مٹی کی زمین پر کھڑے نہیں ہو سکتے، اس وقت ہمارا کیا حال ہو گا! ہم کس طرح اس حالت میں تانبے کی زمین پر کھڑے ہو سکیں گے جبکہ پاؤں میں چپل اور بدن پر لباس

بھی نہیں ہو گا۔ اعلی حضرت مجددِ دین وملت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ المنان اپنے نعتیہ دیوان ”حدائقِ بخشش“ میں قیامت کی منظر کشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

راہ پُرخار ہے کیا ہونا ہے
پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے

روشنی کی ہمیں عادَت اور گھر
تیرہ و تار ہے کیا ہونا ہے

اس کڑی دُھوپ کو کیوں کر جھیلیں
شعلہ زَن نار ہے کیا ہونا ہے

چھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

ارے او مجرم بے پَروا دیکھ
سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

کام زِنداں کے کیے اور ہمیں
شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے

ان کو رَحم آئے تو آئے ورنہ
وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے

کیوں رضاؔ کُڑھتے ہو ہنستے اُٹھو

جب وہ غفّار ہے کیا ہونا ہے

لیکن جس نے دنیا میں اپنی مجلس و محفل کو، چاہے وہ شادی کی محفل ہو یا منگنی کی محفل ہو، بچے کی پیدائش کی محفل ہو یا کسی کے موت کی محفل ہو، خوشی کی محفل ہو یا غمی کی محفل ہو، جس نے اپنے محفل و مجلس کو مدینے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود پڑھ کر سجایا ہو گا، قیامت کے اس ہوش ربا ماحول میں اس کا یہ درودِ پاک پڑھنا اس کے لیے نور یعنی روشنی ہو گا، قیامت کی مصیبتوں سے چھٹکارے کا سبب بنے گا۔ اللہ اکبر!

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مداح الحبیب، مولانا محمد جمیل الرحمٰن علیہ رحمۃ المنان اپنے نعتیہ دیوان ''قبالۂ بخشش'' میں لکھتے ہیں:

پائیں مرادیں دونوں جہاں میں

جس نے پکارا نامِ محمد

دونوں جہاں میں دنیا و دیں میں

ہے اِک وسیلہ نامِ محمد

مومن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پر

دل پر ہے کندہ نامِ محمد

روزِ قیامت میزان و پل پر

دے گا سہارا نامِ محمد

اپنے جمیلؔ رضوی کے دل میں
آ جا سما جا نامِ محمد

اے عاشقانِ رسول! ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نام ہمیں دونوں جہان میں کام آئے گا۔ ان شاء اللہ

کتنا بڑا صلہ ملے گا

یہاں پر ایک بات اور ذہن نشین کرنے والی ہے کہ دنیوی زیب وزینت سے سجائی جانے والی مجلس پر لوگوں کی تعریف چند لمحے کی ہوں گی، یا چند دن، یا چند مہینے یا چند سال کی، یعنی لوگوں کی جانب سے ملنے والا صلہ اور بدلہ بہت جلد ختم ہو جائے، کچھ دن بعد لوگ ہمیں اور ہماری مجلس و محفل کو بھول جائیں گے، مگر اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھنے کا صلہ پچاس ہزار سال تک نور کی صورت میں ملتا رہے گا، کیونکہ قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہو گا۔ اللہ اکبر!
(الجامع الصغیر للسیوطی، ص۲۸۰، حدیث:۴۵۸۰)

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! جب درودِ پاک ہمارے لیے اتنا فائدہ مند ہے تو ہم کیوں نہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، ہر وقت ہر گھڑی درود و سلام پڑھیں۔ اعلیٰ حضرت کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الحنان اپنے نعتیہ دیوان "ذوقِ نعت" میں لکھتے ہیں:

دنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیونکر تم پر سلام ہر دم

کوئی نہیں ہے میرا میں کس سے داد چاہوں
سلطانِ بندہ پرور تم پر سلام ہر دم

کیا خوف مجھ کو پیارے نارِ جحیم سے ہو
تم ہو شفیعِ محشر تم پر سلام ہر دم

اپنے گدائے در کی لیجے خبر خدارا
کیجے کرم حسنؔ پر تم پر سلام ہر دم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲)---درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! آج ہم اور آپ جس دور سے گزر رہے ہیں وہ دور ترقی کا دور کہلاتا ہے کہ نئی نئی چیزیں بنائی جارہی ہیں، سال کا کام مہینوں میں، مہینوں کا کام دنوں میں ، دنوں کا کام گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا کام پل بھر میں کئے جارہے ہیں۔ آج ایسی ترقی کا دور ہے کہ ہر کوئی لگا ہوا ہے، اس خیال سے کہ کہیں میں دوسروں سے پیچھے نہ رہ جاؤں۔

مگر میں آپ کے سامنے ایک بات رکھنا چاہتا ہوں کہ لوگوں کا ترقی حاصل کرنے کے باوجود اگر جائزہ لیا جائے تو ہر کوئی پریشان ہے۔ دن رات کمانے کے باوجود گھر کے اخراجات پورے کرنا ایک دشوار کام بن گیا ہے۔ آدمی دن رات اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کا پلان بناتا ہے مگر کامیاب نہیں ہو پارہا۔ کہا جاتا ہے پہلے گھر میں کم کھانا پکتا تھا بہت سارے لوگ کھا لیتے تھے اور اب بہت سارا کھانا پکتا ہے مگر کم لوگ بھی نہیں کھا پارہے ہیں۔ یعنی یوں کہہ لیجئے کہ آج ہمارے گھروں سے برکت اٹھتی جارہی ہے۔ مال و اسباب کی کثرت ہے مگر برکت نہیں ہے۔ کثرت الگ چیز ہے اور برکت الگ چیز ہے۔ آدمی کی کامیابی کثرت سے نہیں ہے بلکہ آدمی کی کامیابی برکت سے ہے کہ جس کو برکت مل جائے اس کا تھوڑا ہی بہت ہو جاتا ہے۔

اے عاشقان رسول! بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آج ہر کوئی اپنے دل میں اپنی حاجت لیے گھوم رہا ہے کہ میری یہ حاجت پوری ہو جائے، میری یہ آرزو پوری ہو جائے، میری یہ تمنا پوری ہو جائے، مگر وہ حاجت، وہ آرزو اور وہ تمنا پوری ہونے کا نام نہیں لیتی۔ غریب چاہتا ہے میں امیر ہو جاؤں، امیر چاہتا ہے میں سب سے بڑا امیر بن جاؤں۔ پیدل چلنے والا چاہتا ہے میں پیدل نہ چلوں بلکہ میرے پاس سائیکل ہو جائے۔ سائیکل والا چاہتا ہے کب تک پیڈل مار مار

کر تھکتا رہوں گا کاش! میرے پاس موٹر سائکل ہو جائے۔ موٹر سائکل والا چاہتا ہے یار فیملی ممبر بڑھ گئے ہیں اب کار ہونی چاہیئے۔ الغرض ہر کسی کی کوئی نہ کوئی حاجت ہے، کوئی نہ کوئی آرزو ہے، کوئی نہ کوئی تمنا ہے۔ مگر وہ حاجت، وہ آرزو، وہ تمنا پوری ہو جائے بہت مشکل ہے۔ ڈاکٹر اقبال لکھتے ہیں:

چاہتے سب ہیں کہ ہوں اوجِ ثریا پہ مقیم
پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم

یہ تو دنیا کی حاجتوں کا بیان ہے آگے بڑھیں تو آخرت کی بھی حاجتیں ہیں اگر چہ ہم ان حاجتوں کے بارے میں نہیں سوچتے۔ سکرات و موت کا معاملہ، سوالاتِ قبر اور عذابِ قبر کا معاملہ، قیامت میں اٹھائے جانے کا معاملہ، حساب و کتاب کا معاملہ، پل صراط سے گزرنے کا معاملہ، جنت و دوزخ میں داخل ہونے کا معاملہ۔ یہ بھی ہماری حاجتوں میں شامل ہیں، ان سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان سب سے ہمیں دوچار ہونا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! آج کی اس نورانی محفل کے صدقے میں آپ کو ایک ایسا وظیفہ بتاتا ہوں جس کی برکت سے آپ کی ایک حاجت نہیں، دو حاجت نہیں، تین حاجت نہیں، پانچ، دس، بیس اور پچاس حاجت نہیں بلکہ سو حاجتیں پوری ہو جائیں گی۔ اور یہ تجربہ کیا ہوا عمل ہے۔ الحمد للہ ایک بار جمعہ کے دن مسجد میں بیان کے دوران سگِ عطار نے یہ عمل بیان کیا تو صرف بیان کی برکت سے اسی دن دنیا کی کئی حاجتیں پوری ہو گئیں۔ لہٰذا خوب توجہ سے سنیئے:

میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری

رَضوی دَامَت بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ''سیّدی قُطبِ مدینہ ''میں بحوالہ جَمْعُ الْجَوامِعْ اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ایک حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ:

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تَعالیٰ عَلیہ واٰلِہٖ و سلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات ۱۰۰ مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللہ اُس کی ۱۰۰ حاجتیں پوری فرمائے گا، ۷۰ آخِرت کی اور ۳۰ دُنیا کی اور اللہ پاک ایک فِرِشتہ مقرّر فرمادے گا جو اُس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد وَیسا ہی ہو گا جیسا میری حیات میں ہے۔(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث۲۲۳۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اب آپ ہر جمعہ کو سو بار درودِ پاک پڑھنے کا معمول بنالیجئے اور پھر اس کی برکتیں خود دیکھیے، ان شاء اللہ آپ کی ہر نیک و جائز حاجت ایک ایک کر کے پوری ہوتی ہوئی نظر آئیں گی۔ ان شاء اللہ

زبان و قلب کی عظمت درودِ پاک سے ہے
ہر ایک غم میں حفاظت درودِ پاک سے ہے

دعائیں ہوتی ہیں مقبول اس وسیلے سے
خدا کی خاص عنایت درودِ پاک سے ہے

غم جہاں سے کبھی سابقہ نہیں پڑتا

مجھے تو ہر گھڑی راحت درودِ پاک سے ہے

خدا کے نام کے بعد محمد کا نام لیتے رہو

ہر ایک کام میں برکت درودِ پاک سے ہے

(۷)۔۔۔درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُلِلّٰہ ہم ایمان والے ہیں اور اللہ پاک اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ پاک میں ایمان والوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۱۳۹) (پ۴، آل عمران، ۱۳۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

یعنی اللہ پاک نے اس آیت میں ایمان والوں کے لیے کامیابی اور سلامتی کی بشارت دی ہے مگر اس کے باوجود اگر ہم مسلمانوں کا جائزہ لیں تو پتا چلتا ہے کہ ہر کسی کو طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے، کوئی بیمار ہے تو کوئی قرضدار، کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار ہے تو کوئی تنگدست و بے روزگار، کوئی اَولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اَولاد کی وجہ سے بیزار، الغرض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ کسی کا باپ بیمار ہے تو کسی کی ماں، کسی کی بیوی بیمار ہے تو کسی کی اولاد، ایسا لگتا ہے کہ بیماریوں، مصیبتوں، آفتوں، بلاؤں نے ہمارے گھروں پر ڈیرا جمار کھا ہے۔

ایسے حالات میں ہر ایک کی خواہش ہے کہ مجھے ان تمام پریشانیوں سے، مصیبتوں سے، آفتوں سے، بلاؤں سے رہائی مل جائے بس خوشحالی والی سلامتی والی زندگی مل جائے۔ لیکن سلامتی ملے کیسے؟

اب یہاں پر میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کہ اگر آپ کے لیے اللہ کے کوئی ولی سلامتی کی دعا کر دے تو کیا آپ مطمئن نہیں ہو جائیں گے کہ اب میری پریشانیاں دور ہو جائیں گی اور مجھے سلامتی مل جائے گی، کیوں؟ کیونکہ اللہ کے ولی نے سلامتی کی

دعا کی ہے۔اور اللہ پاک نے اپنے اولیاء کو یہ قدرت دی بھی ہے کہ وہ جس کے حق میں دعا کر دیں اس کا بیڑا پار ہے اسی لیے ہم کہتے ہیں:

ہم کو تو ہر اک ولی سے پیار ہے
ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

اور شعر بھی آپ نے سنا ہو گا:

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

کسی پریشان حال کے حق میں اللہ کا ولی دعا کر دے تو اس کی پریشانی دور ہو جائے، اسے تمام غموں سے سلامتی مل جائے، اس کی تقدیر بدل جائے۔اسی ضمن میں ایک بات اور کہہ دوں کہ اللہ پاک نے ولیوں سے بڑا مرتبہ نبیوں کا رکھا، اگر کوئی نبی کسی کے حق میں سلامتی کی دعا کر دے تو اب کیا خیال ہے؟ اس کی پریشانی پریشانی رہے گی ،اس کی مصیبت مصیبت رہے گی ۔آپ کہیں کہ جناب تب تو کمال ہو جائے گا، اگر کسی نبی نے دعا کر دی تو اس کی زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں ہوں گی۔

اب ایک قدم اور آگے بڑھیئے، اگر نبیوں کے نبی، اللہ کے آخری نبی، محمدِ عربی دعا کر دیں تو!

اللہ اکبر! اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ العزت لکھتے ہیں:

خلق سے اولیا اولیا سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

جن کا مرتبہ سب سے ارفع و اعلی ہے، جو محبوبِ خدا ہیں، ساری کائنات رب کی رضا چاہے کہ مجھ سے میرا رب راضی ہو جائے اور رب جس کی رضا چاہے اس کے مقام و مرتبہ کا کون اندازہ لگا سکتا ہے، اعلی حضرت علیہ رحمۃ العزت لکھتے ہیں:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اور اعلی حضرت کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان، علیہ رحمۃ المنان اپنے نعتیہ دیوان ''ذوقِ نعت''میں اسی بات کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی
خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہو گا

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمار بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

جو مقصودِ کائنات ہیں، وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں، بھلا ان کی دعا کب رد ہو سکتی ہے، اللہ پاک نے ان کو سارے اختیارات دے دیئے اب محبوب ﷺ جو چاہیں، جسے چاہیں عطا کریں، خالقِ کل نے ان کو مالکِ کل بنادیا۔

میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالِک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

اب آخری بات بتایئے کہ اللہ کے بعد مخلوق میں سب سے بڑا مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے بڑا مرتبہ کس کا ہے؟ یقیناً اللہ پاک کا ہے، وہی خالق و مالک ہے، زندگی اور موت دینے والا ہے، جس کو چاہے غریب کرے جس کو چاہے امیر کرے، جس کو چاہے راحت دے اور جس کو چاہے آفت و بلا میں مبتلا کرے۔

ولیوں، نبیوں کی دعاؤں سے لوگوں کو سلامتیاں ملتی ہی ہیں مگر کسی سے اللہ پاک فرما دے ”جا بندے تیرے لیے سلامتی ہے“ تو کیا خیال ہے؟ دنیا اس کے لیے جنت نہ بن جائے گی، یقیناً بن جائے گی۔

لیکن آپ سوال کریں گے کہ جناب ہماری کیا حیثیت کہ اللہ پاک ہم سے فرمائے کہ ”جا بندے تیرے لیے سلامتی ہے“ ہماری آنکھوں میں نہ وہ تاب کہ اسے دیکھ سکیں، نہ ہماری یہ مجال کہ ہم اسے سن سکیں، پھر یہ کیونکر ممکن ہے؟

اے عاشقانِ رسول !میں آپ سے کہوں گا کہ ہم نے آج اپنے نبی ﷺ کا در چھوڑ دیا ہے جس کی وجہ سے ہم پریشان ہیں اگر درِ مصطفی ﷺ پر جمے رہتے تو یہ نامرادی کے دن نہ دیکھنے پڑتے، کیونکہ

وہ کہ اس در کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! آیئے میں آپ کو ایک آسان سا وظیفہ بتاتا ہوں جس کی وجہ سے اللہ پاک آپ پر سلامتی نازل فرمائے گا اور جب رب کی سلامتی نازل ہو گی تو ساری پریشانیاں دور ہو جائیں گی ان شاء اللہ چنانچہ:

مسند احمد بن حنبل کی حدیثِ پاک ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بشارت دی کہ:

اِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ۔

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: "جو آپ پر درود پڑھتا ہے اس پر میں رحمت بھیجتا ہوں اور جو آپ پر سلام پڑھتا ہے اس پر میں سلامتی بھیجتا ہوں" (مسند احمد بن حنبل، ج۱، ص۴۰۷، حدیث ۱۶۶۴)

(ضیائے درود و سلام ص ۴۔۵)

اللہ اکبر! کتنا آسان وظیفہ ہے کہ جو رب سلامتی لینا چاہتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھے اس پر رب سلامتی بھیجے گا۔

یہاں پر ایک سوال ہوتا ہے کہ رب کا تو فرمان ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ (پ۸، سورۃ انعام)

کہ اللہ پاک بندوں کو ایک کا دس عطا فرماتا ہے مگر یہاں پر بندہ ایک بار سلام پڑھے تو رب تعالی بھی ایک بار سلامتی بھیجے، یہ کیسے حالانکہ ہونا یہ چاہیئے کہ بندہ ایک بار سلام پڑھے تو رب تعالی دس بار سلامتی بھیجے۔ میں اس بات پر غور کرتا رہا بالآخر ''سننِ نسائی'' کی ایک حدیثِ پاک پر نظر گئی کہ

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

جَاءَنِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَ لَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا

جبرئیل نے مجھ سے عرض کی کہ رب تعالی ارشاد فرماتا ہے: ''اے محمد! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا امتی تم پر ایک بار درود بھیجے تو میں اس پر دس بار رحمت بھیجوں اور تمہارا جو امتی تم پر ایک بار سلام بھیجے میں اس پر دس سلام بھیجوں'' (سننِ نسائی ص ۲۲۲، حدیث ۱۲۹۲)

(ضیائے درود و سلام ص ۳)

وِرد جس نے کیا دُرود شریف
اور دل سے پڑھا دُرود شریف
حاجتیں سب رَوا ہوئیں اُس کی
ہے عَجَب کیمیا دُرُود شریف

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کا کتنا کرم ہے کہ ہم ایک بار اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر سلام بھیجیں تو وہ ہم پر دس سلامتیاں نازل فرمائے، دس بار سلام بھیجیں تو سو سلامتیاں نازل فرمائے اور

جو سو بار سلام بھیجے اس پر ایک ہزار سلامتیاں نازل فرمائے، اور جس پر رب کی سلامتیاں نازل ہو رہی ہوں آپ ایمان سے کہیئے گا: کیا وہ پریشان رہے گا؟ بیمار رہے گا؟ تنگدست رہے گا؟ مصیبتوں سے دوچار رہے گا؟ نہیں اور یقیناً نہیں، کیوں؟ کیونکہ رب کی سلامتیوں کے ہوتے ہوئے مصیبتوں، پریشانیوں، بیماریوں، آفتوں، بلاؤں کا کیا کام۔

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! میرا ایمان ہے دنیا کا سب سے زیادہ ستایا ہوا انسان، مصیبتوں میں زندگی بسر کرنے والا انسان، انتہا درجے کا تنگدست و بدحال ہو اور اگر اس پر میرے رب کی صرف ایک سلامتی نازل ہو جائے تو وہ دنیا کا سب سے زیادہ خوش حال انسان ہو جائے گا۔ لیکن یہاں تو ایک بار نبی ﷺ پر سلام بھیجنے سے رب کی دس سلامتیاں نازل ہو رہی ہیں۔ اور اگر میں بات کروں اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کے سلام کی، کہ جب آپ نے نبی ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

تو گویا آپ نے نبی پر لاکھوں سلام بھیج دیا اور لاکھوں کا مطلب ہے ایک کروڑ سے ایک کم یعنی ۹۹ لاکھ، ۹۹ ہزار، ۹ سو، ۹۹، یہ پہلے مصرعہ کا ہوا اور اتنا ہی دوسرے مصرعہ کا تو دونوں ملا کر دو کروڑ میں دو کم یعنی ایک کروڑ، ۹۹ لاکھ، ۹۹ ہزار، ۹ سو، ۹۸، بار سلام بھیج دیا اور رب ایک کے بدلے دس عطا فرماتا ہے تو اس کا دس گنا ۱۹، کروڑ، ۹۹ لاکھ، ۹۹ ہزار، ۹ سو، ۹۸ ہوا۔

اب آپ بتائیے جو شخص صبح سویرے اٹھ کر اعلیٰ حضرت کے لکھے ہوئے سلام کے دو مصرعے:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

پڑھ لے اور اس کی وجہ سے اس پر رب کی (19,99,99,980) سلامتیاں نازل ہو جائیں تو وہ پریشان ہو گا؟ تنگدست ہو گا؟ یقیناً نہیں ہو گا۔ لہذا آیئے آج کی اس نورانی محفل کے صدقے نیت کیجیے کہ صبح اٹھ کر سلام کے یہ دو مصرعے ضرور پڑھیں گے۔ ان شاء اللہ

وہ سلامت رہا قیامت میں
پڑھ لیے جس نے دل سے چار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۸)۔۔۔درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! دُعا، اللہ رب العزت جل وعلا سے مناجات کرنے، اس کی قربت حاصل کرنے، اس کے فضل وانعام کے مستحق ہونے اور بخشش ومغفرت کا پروانہ حاصل کرنے کا نہایت آسان اور مجرب ذریعہ ہے۔ اسی طرح دعا پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متوارث سنت، اللہ رب العزت جل وعلا کے پیارے بندوں کی متواتر عادت، درحقیقت عبادت بلکہ مغزِ عبادت، اور گنہگار بندوں کے حق میں اللہ رب العزت جل وعلا کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت وسعادت ہے۔

دُعا کی اہمیت اور وقعت کا اندازہ خود قرآن پاک میں اللہ رب العزت پارہ ۲۴، سورۂ مومن کی آیت نمبر ۶۰ میں بیان فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ (پ۲۴، المؤمن:۶۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے (تکبر کرتے) ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر۔

اور پارہ ۲، سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۱۸۶ میں ارشاد ہوا:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ (پ۲، البقرۃ:۱۸۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں

دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

مزید دعا کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ اللہ کے آخری نبی، محمدِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوتے ہی اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی امت کے حق میں "رَبِّ هَبْ لِيْ أُمَّتِيْ" "خدایا میری امت کو میرے واسطے بخش دے۔" کے دلنشین کلمات کے ذریعہ دعا مانگی اور اپنی امت کو اپنی احادیث مبارکہ کے ذریعہ دعا مانگنے کی بار بار ترغیب ارشاد فرمائی ہے اور دعا نہ مانگنے کی صورت میں ربِ جلیل کا نہایت سخت حکم: "مَنْ لَا يَدْعُوْنِيْ أَغْضِبُ عَلَيْهِ" یعنی "جو مجھ سے دعا نہ کریگا میں اُس پر غضب فرماؤں گا۔" سنائی ہے جس سے دعا کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔("كنز العمال"، الحديث: ۳۱۲۴، الجزء الثاني، ج ا، ص ۲۹)

دعا مانگنے کے متعلق پانچ فرامینِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ملاحظہ فرمائیں:

(1)۔۔۔اِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ. یعنی دعا بھی عبادت ہے۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۔ (پ ۲۴، المؤمن: ۶۰) ترجمۂ کنز الایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

(سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المؤمن، الحدیث: ۳۲۵۸، ج ۵، ص ۱۶۶)

(2)۔۔۔اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. یعنی دعا عبادت کا مغز ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، الحدیث: ۳۳۸۲، ج ۵، ص ۲۴۳)

(3)۔۔۔اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، الحدیث: ۳۳۸۱، ج ۵، ص ۲۴۳)

(4)۔۔۔ بندے کی دعا تین چیزوں میں سے ایک سے خالی نہیں ہوتی یا تو اس کا کوئی گناہ معاف کر دیا جاتا ہے یا فوراً اسے کوئی بھلائی عطا کر دی جاتی ہے یا اس کے لئے بھلائی جمع کر دی جاتی ہے۔(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخذری، الحدیث:۱۱۱۳۳، ج۴، ص۳۷، مفہوماً)

حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”دعا نیکی میں اس طرح کفایت کرتی ہے جس طرح کھانے میں نمک۔“(احیاء العلوم مترجم، ج۱، ص۹۰۸)

(5)۔۔۔اللہ پاک سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ اللہ پاک پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے۔(سنن الترمذی، احادیث شتی، باب انتظار الفرج وغیر ذلک، الحدیث:۳۵۸۲، ج۵، ص۳۳۳)

اے عاشقانِ رسول! دعا کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ ماجد، رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمن اِرشاد فرماتے ہیں: "اے عزیز! دعا ایک عجیب نعمت اور عمدہ دولت ہے کہ پروردگار نے اپنے بندوں کو کرامت فرمائی اور اُن کو تعلیم کی، حلِ مشکلات میں اس سے زیادہ کوئی چیز مؤثر نہیں، اور دفعِ بلا و آفت میں کوئی بات اس سے بہتر نہیں۔"

لہٰذا دعا خود بھی مانگنی چاہیئے اور دوسروں سے دعا کروانی بھی چاہیئے، میں آپ کے لیے دعا کروں آپ میرے لیے دعا کریں اچھی بات ہے لیکن میری دعا آپ کے حق میں اور آپ کی دعا میرے حق میں قبول ہو جائے کوئی گارنٹی نہیں، آپ کو کتنے ایسے لوگ مل جائیں گے جو کہتے سنائی دیتے ہیں کہ کتنے سالوں سے دعا کرتا اور کروا رہا ہوں لیکن میری مصیبت، میری پریشانی، میری بیماری ختم ہوتی ہی نہیں، پتا نہیں کیا معاملہ ہے؟

اے عاشقانِ رسول! آج کی نورانی محفل کے صدقے میں آپ کو دعا کے قبول ہونے کا ایک زبردست نسخہ بتانے لگا ہوں کہ جب بھی آپ اس نسخے کو استعمال کر کے دعا مانگیں گے تو ان شاء اللہ ضرور قبول ہو گی، کیوں؟ کیونکہ یہ نسخہ امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم اور امیر المؤمنین علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہما نے بتایا ہے چنانچہ:

شہنشاہِ وِلایت، مولائے کائنات، مولا علی، مشکل کُشا، علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ہر شخص کی دُعا پردے میں ہوتی ہے یہاں تک کہ سیِّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اٰل محمد پر دُرودِپاک پڑھے۔(المعجم الاوسط، ج۱، ص۲۱۱، الحدیث:۷۲۱)

اور وزیرِ رِسالت مآب، آسمانِ صَحابیّت کے دَرَخشاں ماہتاب، نِظامِ عَدل کے آفتابِ عالمتاب، امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْئٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) یعنی بے شک دُعا زمین وآسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔(ترمذی ج۲ ص۲۸ حدیث۴۸۶)

حضرت علّامہ کفایت علی کافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الشَّافِی فرماتے ہیں:

دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر دُرود شریف
نہ ہووے حَشر تلک بھی بر آورِ حاجات

قبولیّت ہے دُعا کو دُرود کے باعِث
یہ ہے دُرود کہ ثابِت کرامت وبرَکات

اے عاشقانِ رسول! نیت کیجیئے کہ جب بھی دعا مانگیں گے تو دعا مانگنے سے پہلے اور دعا مانگنے کے بعد درود شریف پڑھیں گے ان شاء اللہ

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۹)۔۔۔درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے اپنی قدرت سے بے شمار مخلوقات کو پیدا فرمایا ہے اور وہی ان سب کا خالق ہے جن کا شمار انتہائی مشکل ہے لیکن ایک اعتبار سے تمام مخلوقات تین قسموں کی ہیں:

(1)۔۔۔ایک وہ مخلوق جس کو اللہ پاک نے عقل سے نوازا اور شہوت نہ دی۔

(2)۔۔۔دوسری وہ مخلوق جس کو اللہ پاک نے شہوت دی مگر عقل نہ دی۔

(3)۔۔۔تیسری وہ مخلوق جس کو اللہ پاک نے عقل کے نور سے بھی نوازا اور اس میں شہوت بھی رکھی۔

پہلی مخلوق فرشتیں ہیں، دوسری مخلوق حیوانات ہیں اور تیسری مخلوق حضرتِ انسان ہے۔ پس جس شخص کی شہوت اس کی عقل پر غالب آجائے وہ حیوانات سے بھی بدتر ہے اور جس شخص کی عقل اس کی شہوت پر غالب آجائے وہ فرشتوں سے افضل ہے۔

آپ دیکھیں فرشتوں اور نبیوں کے علاوہ کوئی بھی معصوم نہیں، فرشتے اللہ پاک کی نوری مخلوق ہیں جو نہ کھاتے اور نہ پیتے ہیں بلکہ صرف اور صرف ہر دم ہر گھڑی اللہ پاک کے ذکر میں لگے رہتے ہیں۔ اگر آپ مجھ سے کہیں کہ میرا فلاں کام کر دیں تو اگر میں آپ کا وہ کام کر دوں تو کتنی دیر؟ جتنی دیر کا وہ کام ہو گا، ہمیشہ اور ہر گھڑی نہیں کر سکتا، کیونکہ مجھے اپنے بھی کام ہیں، کھانا پینا، سونا بھی ہے۔ اور اگر آپ مجھ سے اپنے لیے دعا کو کہیں کہ میرے لیے رحمت کی دعا کر دیں، مغفرت کی دعا کر دیں تو میں ایک بار کر دوں گا، دوبار کر دوں گا، ہمیشہ اور ہر گھڑی تو نہیں کر سکتا، اور پھر میری دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں، اس کی کوئی گارنٹی بھی نہیں۔ لیکن اللہ

پاک کی رحمت کے قربان کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب ﷺ کے صدقے ایک ایسا وظیفہ عطا فرمایاہے کہ ہم جب تک وہ وظیفہ کرتے رہیں گے تو اللہ کے معصوم فرشتیں ہمارے لیے رحمت کی دعا،مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔اللہ اکبر! آیئے وہ وظیفہ سنیئے:

حضرت سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "بندہ جب تک مجھ پر درود پڑھتا رہتاہے، ملائکہ اس پر رحمت نازل کرتے رہتے ہیں اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔"

(مسند امام احمد بن حنبل، حدیث عامر بن ربیعہ، رقم ۱۵۶۸۰،ج۵، ص ۳۲۴)

اور دوسری حدیث میں ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”بندہ جب تک مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہتاہے فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں،اب بندے کی مرضی کم پڑھے یا زیادہ۔“(مسند ابی داود الطیالسی، حدیث عامر بن ربیعۃ، الحدیث:۱۱۴۲، ص ۱۵۶)

تیرے کرم سے اے کریم مجھے کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

تیرے کرم کا رسالت مآب کیا کہنا
ثواب ہوگئے سارے عقاب کیا کہنا

الٰہی شکر کروں کتنا فخر کروں کتنا

تیرے کرم نے مجھے فائز المرام کیا

اے عاشقانِ رسول! نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود پڑھنا اللہ پاک کی رحمت و مغفرت پانے کا کتنا پیارا وظیفہ ہے کہ جتنی دیر تک ہم درودِ پاک پڑھتے رہیں گے اللہ کے معصوم فرشتیں ہم پر رحمت نازل کرتے رہیں گے ،ہمارے مغفرت کی دعا کرتے رہیں۔ لوگ تو کئی گھنٹے گانا گاتے رہتے ہیں، گناہوں بھرے کام کرتے رہتے ہیں، گناہوں بھری گفتگو کرتے رہتے ہیں جس سے اللہ پاک کی ناراضی اور جہنم کی حقداری ملتی ہے مگر جو نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود پڑھتا رہتا ہے اسے اللہ پاک کی رحمت و مغفرت نصیب ہوتی ہے، اب ہماری مرضی کہ ہم کم درود پڑھیں یا زیادہ۔ اور ایک چھوٹا سا درودِ پاک "صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد" ہے جس کی فضیلت میں لکھا ہے: جو یہ دُرُود پاک پڑھتا ہے اس پر رحمت کے ۷۰ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(القول البدیع، ص۲۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۰)۔۔۔درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! ہر بندۂ مؤمن اپنی استطاعت کے مطابق عبادت کرتا ہے، نماز پڑھتا، روزے رکھتا، صدقہ و خیرات کرتا، ذکر و اذکار کرتا ہے اور کرنا بھی چاہیئے کہ قبر و آخرت میں یہی اعمال ہی کام آئیں گے۔ لیکن ان اعمال کے ساتھ ساتھ اللہ کے آخری نبی ﷺ پر درود بھی پڑھتے رہنا چاہیئے کہ جس طرح نمک کے بغیر کھانے بے کار ہیں اسی طرح درود کے بغیر تمام نیک اعمال بھی بے کار ہیں اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ذِکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
نمکین حسن والا ہمارا نبی

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ مَلیح دِل آرا ہمارا نبی

اور یہ بات صرف شعر کی حد تک نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے جس کی بنیاد بزرگانِ دین کے مشاہدات و واقعات ہیں چنانچہ **دُرَّۃُ النَّاصِحِیْن** میں ہے ایک بُزُرگ نماز پڑھ رہے تھے جب تَشہُّد میں بیٹھے تو رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** پڑھنا بھول گئے رات جب آنکھ لگی تو خَواب میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مُشَرَّف ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے اُمَّتی! تو نے مجھ پر **دُرُودِ پاک** کیوں نہیں پڑھا؟ عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اللہ کی حمد و ثناء میں ایسا محو ہوا کہ **دُرُودِ پاک** پڑھنا یاد نہیں رہا، یہ سُن

کر سردارِ مکۂ مکرمہ، سلطانِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں، عبادتیں اور دُعائیں روک دی جاتی ہیں جب تک مجھ پر **دُرُودِپاک** نہ پڑھا جائے۔'' **سن لے!** اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں سارے جہان والوں کی نیکیاں لے کر حاضِر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر **دُرُودِپاک** نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیاں اس کے مُنہ پر مار دی جائیں گی اور ایک بھی قَبول نہ ہو گی۔

(درۃ الناصحین، المجلس الرابع فی فضیلۃ شھر رمضان، ص۱۸)

اے عاشقانِ امامِ حسین! بیان کردہ روایت و حکایت سے **دُرُود شَریف** کی اَہَمِّیَّت کا اندازہ ہوتا ہے کہ **دُرُود شریف** جہاں اللہ کی رَحمتوں کے نُزُول کا سبب ہے وہیں عِبادتوں، نیکیوں اور دُعاؤں کی قَبولیت کا سبب بھی ہے۔

ذکر و درود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے
میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(۱۱)۔۔۔درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ امامِ حسین! جنت وہ مقامِ رحمت ہے جسے رب تعالیٰ نے اپنے اطاعت گزار بندوں کے لئے تخلیق فرمایا ہے۔ جنت کا نام زبان پر آتے ہی ہمارے دل ودماغ پر سُرور کی ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے، کیونکہ جنت ہے ہی ایسی ،راحت والی، آرام والی،رب کی رحمت والی، سعادت والی، برکت والی۔ لیکن اگر آپ مجھ سے پوچھیں کہ جنت کیسی ہے؟ تو میں آپ کو کہوں گا کہ جنت ایسی ہے جیسے میرے مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کہ "اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ اس کی خوبیوں کو کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کی ماہیت کا خیال گزرا۔" (مسلم، کتاب الجنۃ، رقم الحدیث ۲۸۲۴، ص۱۵۱۶)

اللہ اکبر! ذرا تصور تو کیجیۓ کہ جنت کیسی ہو گی؟ ہم ایک نہیں، دو نہیں، دس اور بیس نہیں بلکہ سیکڑوں ایسی جگہوں میں گئے ہوں گے جو ایک سے بڑھ کر ایک ہو گی، خوبصورت و دلکش ہو گی، جس کے مناظر دیدہ زیب ہوں گے، دیکھنے والوں کو اس کی کشش اپنی جانب کھینچتی ہو گی، دلوں کو لبھاتی ہو گی، اور لوگ یہ کہتے سنائی دیتے ہوں گے کہ یہاں آکر پیسے وصول ہوں گئے، مگر جنت ان تمام سے افضل و اعلی ہے۔ کیونکہ دنیا کی تمام خوبصورت جگہوں کو انسان نے بناوٹی چیزوں سے سجایا ہے اور جنت انسان کے رب نے بنائی اور سجائی ہے، پس جس طرح اللہ پاک کی ذات ارفع و اعلی ہے اسی طرح اس کی جنت بھی دنیا کی تمام خوبصورت جگہوں سے ارفع و اعلی ہے یہاں تک کہ جنت کی ایک معمولی سی چیز کے آگے ساری دنیا کچھ حیثیت نہیں رکھتیں ۔ آیئے اس ضمن میں جنت کے متعلق چند احادیث سنتے ہیں چنانچہ:

جنت کی چیزیں

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر جنت کی چیزوں میں سے ناخن برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو آسمان وزمین کے اطراف وجوانب اس سے آراستہ ہو جائیں۔"

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم الحدیث ۲۵۴۷، ج۴، ص ۲۴۱)

جنت کی تعمیر

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں جنت اوراس کی تعمیر سے متعلق بتایئے؟" تو آپ صلی اللہ علی وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس کی ایک اینٹ سونے کی اورایک چاندی کی ہے اوراس کا گارامشک کا ہے اوراس کی کنکریاں موتی اوریاقُوت کی ہیں اوراس کی مٹی زعفران کی ہے۔"

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم ۲۵۳۴، ج۴، ص ۲۳۶)

جنت کی زمین

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت کی زمین سفید ہے، اس کا میدان کافُور کی چٹانوں کا ہے، اس کے گرد ریت کے ٹیلوں کی طرح مشک کی دیواریں ہیں اوراس میں نہریں جاری ہیں۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۳۴، ج۴، ص ۲۸۳)

جنت کی منزلیں

حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"جنت میں سو منزلیں ہیں اور ان میں سے ہر دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔"

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم الحدیث ۲۵۳۹، ج۴، ص۲۳۸)

جبکہ حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"جنت میں سو منزلیں ہیں ،اگر اس کے ایک درجہ میں تمام جہانوں کے لوگ بھی جمع ہو جائیں تو وہ سب کو کافی ہو جائے گا۔"

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم الحدیث ۲۵۴۰، ج۴، ص۲۳۹)

جنت کے دروازے

حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔"

(بخاری، کتاب بداء الخلق، رقم ۳۲۵۷، ج۲، ص۳۹۴)

حضرت سیدنا عُتبہ بن غَزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"جنت (کے دروازوں) کی چوکھٹوں میں سے ہر دو چوکھٹ کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہے۔"(مسلم، رقم الحدیث ۲۹۶۷، ص۱۵۸۶)

جنت کے خیمے

حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: "مؤمن کے لئے جنت میں کھوکھلی موتی (یعنی وہ موتی جس کے درمیان میں خالی جگہ ہوتی ہے) کا ایک خیمہ ہو گا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے۔"

(بخاری، کتاب بدءالخلق، رقم الحدیث ۳۲۴۳، ج۲، ص۳۹۱)

جنت کے کپڑے

حضرتِ سیدنا کَعْبُ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اہلِ جنت کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا آج پہن لیا جائے تو اس کی طرف دیکھنے والے کی نظر اچک لی جائے اور لوگوں کی بینائیاں اسے برداشت نہ کر سکیں۔ (الترغیب والترھیب کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۸۴، ج۴، ص ۲۹۴)

جنت کے خادم

حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ "جنتیوں میں سب سے نچلے درجے کا جنتی وہ شخص ہو گا جس کے ساتھ دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے اور ہر خادم کے ہاتھ میں دو پیالے ہوں گے، جن میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہو گا۔ ہر پیالے میں کھانے کی ایک ایسی قسم ہو گی، جو دوسرے میں نہ ہو گی۔ وہ اس کے آخر سے بھی اسی طرح کھائے گا جس طرح اس کے شروع سے کھائے گا اور جو لذت وذائقہ اس کے پہلے حصہ میں پائے گا، دوسرے میں اس کے علاوہ پائے گا۔" (مجمع الزوائد، کتاب اھل الجنۃ، رقم ۱۸۶۷۵، ج۱۰، ص ۷۴۱)

جنت کا کھانا

ام المومنین حضرتِ سیدتنا مَیْمُونَہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "آدمی جنت میں کسی پرندے کی خواہش کرے گا تو وہ پرندہ بختی اونٹ کی طرح اس کے دستر خوان پر آگرے گا، نہ تو اسے دھواں پہنچا ہو گا اور نہ ہی آگ نے چھوا ہو گا۔ وہ شکم سیر ہونے تک اس پرندے سے کھائے گا پھر وہ پرندہ اُڑ جائے گا۔

(الترغیب الترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۷۵، ج ۴، ص ۲۹۲)

جنت کی حوریں

حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی جنتی حُور زمین کی طرف جھانکے تو آسمان سے زمین تک روشنی ہو جائے اور ساری فضا زمین سے آسمان تک خوشبو سے معطر ہو جائے اور اس کے سر کی اوڑھنی (یعنی دوپٹا) دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم الحدیث ۸۴، ج ۴، ص ۲۹۵)

حوروں کے کنگن

حضرتِ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر جنتیوں میں سے کوئی شخص (دنیا کی طرف) جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو مٹا دے جیسا کہ ستاروں کی روشنی کو سورج مٹا دیتا ہے۔" (ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم الحدیث ۲۵۴۷، ج ۴، ص ۲۴۱)

حور کی ہتھیلی اور اوڑھنی

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں :" اگر حور اپنی ہتھیلی زمین وآسمان کے درمیان ظاہر کردے تو اس کے حسن کی وجہ سے مخلوق فتنے میں پڑ جائے اور اگر وہ اپنی اوڑھنی ظاہر کردے تو سورج اس کے حسن کی وجہ سے دھوپ میں رکھے ہوئے چراغ کی طرح ہو جائے جس کی کوئی روشنی نہیں ہوتی اور اگر وہ اپنا چہرہ ظاہر کردے تو زمین وآسمان کی ہر چیز کو روشن کردے۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۹۷، ج ۴، ص ۲۹۸)

جنتی عورتوں کا لعاب

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں "اگر جنتی عورتوں میں سے کوئی عورت سات سمندروں میں اپنا تھوک ڈال دے تو وہ سارے سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں ۔" (الترغیب والترھیب کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۹۸، ج ۴، ص ۲۹۷)

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! جب جنت کا تذکرہ اتنا مسرت بخش ہے تو خود جنت کیسی ہو گی، یقیناً جنت کا تذکرہ سن کر جنت کو دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے مگر جنت کو جیتے جی کوئی نہیں دیکھ سکتا، چاہے جتنی کوشش کر لے، مگر قربان جایئے اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے امتیوں کو مرنے سے پہلے جنت دیکھنے کا ایک ایسا عمل عطا فرمایا ہے کہ جو اس کو پابندی سے کرے گا ان شاء اللہ مرنے سے پہلے جنت میں ملنے والے اپنے مقام کو دیکھ سکتا ہے۔ آپ کے دل میں بھی یہ بات آرہی ہو گی کہ وہ کون سا عمل ہے جلدی بتایئے تاکہ اس کو کر کے ہم بھی اپنی موت سے پہلے جنتی مقام یعنی ٹھکانے کو دیکھ لیں۔ تو وہ عمل یہ ہے چنانچہ

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے:"جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار بار دُرُودِ پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔" (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلوٰۃ علی النبی، الحدیث ۲۲، ج۲ص۳۲۸)

اے عاشقانِ رسول! آیئے نیت کیجیئے کہ آج سے ان شاء اللہ روزانہ ایک ہزار درودِ پاک پڑھا کریں گے۔ اور اس میں کوئی خاص درودِ پاک پڑھنے کی قید نہیں ہے بلکہ چھوٹا درودِ پاک بھی پڑھ سکتے ہیں مثلاً "صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد"۔ پڑھ لیجیئے کہ آپ دس منٹ میں ایک ہزار درودِ پاک پڑھنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۲)۔۔۔درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! ہم درودِ پاک پڑھنے کی بے شمار برکتیں، رحمتیں، سعادتیں، مغفرتیں سنتے رہتے ہیں لہذا جہاں درودِ پاک کے پڑھنے والے کو بہت کچھ ملتا ہے وہیں درودِ پاک نہ پڑھنے والے کو دونوں جہان میں نقصان و خسران کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بے برکتی، نحوست اس کا مقدر بنتی ہے آیئے میں آپ کو بتاتا چلوں کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درودِ پاک نہ پڑھنا کتنا نقصان کا باعث ہے۔ چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مَطْبُوعہ ۳۹ صفحات پر مشتمل رسالے "**بُرے خاتمے کے اَسْباب**" کے صفحہ نمبر ایک پر سبع سنابل کے حوالے سے منقول ہے، ایک شخص کو انتِقال کے بعد کسی نے خَواب میں سر پر مجوسیوں (یعنی آتَش پرستوں) کی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا تو اِس کا سبب پوچھا، اُس نے جواب دیا: جب کبھی **محمدِ مصطفٰی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّمْ کا نامِ مبارَک آتا میں **دُرُود شریف** نہ پڑھتا تھا اِس گُناہ کی نُحُوست سے مجھ سے مَعْرِفت اور اِیمان سَلب کر لیے گئے یعنی چھین لیے گئے ہیں۔ (سبع سنابل، ص ۳۵)

اے عاشقانِ رسول! ہمیں بھی اللہ پاک کی بے نِیازی اور اس کی **خُفْیہ تدْبیر** سے ڈرتے رہنا چاہیے اور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود شریف** پڑھنے میں غَفْلَت نہیں کرنی چاہیے۔ آج سے پہلے ہو سکتا ہے بارہا ایسا ہوا ہو کہ ہم نے نامِ اقدس سن کر یا بول کر **دُرُود شریف** نہ پڑھا ہو۔ چونکہ یہ رِعایت مَوجُود ہے کہ اگر اس وَقت نہ پڑھے تو بعد میں بھی پڑھ سکتا ہے لہٰذا اب پڑھ لے اور آئندہ کوشش کرکے اُسی وَقت پڑھ لیا کرے ورنہ بعد میں پڑھ لے۔

دُرودِ پاک پڑھنے کا شَرعی حُکم

صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعظمی عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللہ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''عُمر میں ایک مرتبہ **دُرُود شریف** پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذِکر میں **دُرُود شریف** پڑھنا واجِب خواہ خُود نامِ اَقدس لے یا دوسرے سے سُنے۔ اگر ایک مَجلس میں سو بار ذِکر آئے تو ہر بار **دُرُود شریف** پڑھنا چاہئے۔ اگر نامِ اقدس لیا یا سُنا اور **دُرُود شریف** اُس وَقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وَقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔''

(بہارِ شریعت، ۱/۵۳۳)

ہر دَم مِری زباں پہ دُرُود و سلام ہو
میری فُضُول گوئی کی عادَت نِکال دو

اے عاشقانِ اہلبیت! حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **دُرُود و سلام** پڑھنے کے جہاں بے شُمار فَضائِل وبَرَکات ہیں، وہیں نامِ اَقدس سُن کر سُستی و غَفلَت کے باعث **دُرُود شریف** نہ پڑھنا نہ صِرف عظیم سَعادَت سے مَحرومی کا باعث ہے بلکہ ہَلاکت وبربادی اور اللہ تعالٰی کی ناراضی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ چُنانچہ

رَحمتِ الٰہی سے دُور

حضرتِ سَیِّدُنا کَعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ ایک مرتبہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مِنْبر کے قریب آجاؤ۔'' ہم **مِنْبر شریف** کے قریب حاضِر ہو گئے، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے زِینے پر قَدَمِ مُبارک رکھا تو اِرشاد فرمایا: ''آمین۔'' جب دوسرے زِینے پر قدمِ

مُبارک رکھا تو ارشاد فرمایا: ''آمین۔'' اور جب تیسرے زِینے پر قدمِ مُبارک رکھا تو بھی ارشاد فرمایا: ''آمین۔'' پھر جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **مِنْبر شریف** سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: ''یا رسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سُنی ہے جو پہلے کبھی نہ سُنی تھی۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جبریلِ امین عَلَیہ السَّلام میرے پاس حاضِر ہوئے اور عرض کی: جس نے رَمَضان کا مہینہ پایا اور اس کی مَغفِرت نہ ہوئی وہ (اللّٰہ کی رَحمت سے) دُور ہو۔تو میں نے کہا: آمین۔ فَلَمَّا رَقَّیْتُ الثَّانِیَۃَ قَالَ بُعْداً لِّمَنْ ذُکِرْتَ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْكَ، قُلْتُ آمِیْن، یعنی جب میں نے دوسرے زِینے پر قَدم رکھا تو جبریلِ امین علیہ السَّلام نے عرض کی: ''جس کے سامنے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر ہوا اور اس نے آپ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی (اللّٰہ کی رَحمت سے) دُور ہو۔تو میں نے کہا: ''آمین۔ پھر جب میں نے تیسرے زِینے پر قَدم رکھا تو جبریلِ امین علیہ السلام نے عرض کی: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا پھر اُنہوں نے اسے جَنّت میں داخل نہ کیا تو وہ بھی (اللّٰہ کی رَحمت سے) دُور ہو۔تو میں نے کہا: ''آمین۔''

(مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب لعن اللّٰہ العاق لوالدیہ...الخ، ۵/ ۲۱۲، حدیث:۷۳۳۸)

مُفسّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہ القوی) اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: یعنی ایسا مُسلمان ذلیل وخوار ہوجائے جو میرا نام سُن کر دُرُود نہ پڑھے۔عربی میں اس بددُعا سے مُراد اِظہارِ ناراضی ہوتا ہے حقیقتاً بددُعا مراد نہیں

ہوتی، مطلب یہ ہے کہ جو بِلا محنت دس رَحمتیں دس دَرَجے دس مُعافیاں حاصل نہ کرے بڑا بے وقُوف ہے۔" (مراٰۃ،۲/۱۰۲)

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! سنا آپ نے کہ درودِ پاک نہ پڑھنے والا کتنا بڑا بے وقوف ہے کہ بلا محنت ملنے والے ثواب کو ضائع کر کے نقصان و خسران کا حقدار ہوتا ہے۔ آیئے اب میں آپ کو چند ایسی احادیث سناتا ہوں جن میں درودِ پاک نہ پڑھنے کے نقصانات بیان کیے گیے ہیں چنانچہ: اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

{۱} جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ کے ذِکر اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبو دار مردار سے اُٹھے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۲ ص۲۱۵ حدیث ۱۵۷۰)

{۲} جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اُس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (مُعْجَم کبیر ج۳ ص۱۲۸ حدیث ۲۸۸۷)

{۳} اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھے۔ (تِرمِذی ج۵ ص۳۲۰ حدیث ۳۵۵۶)

{٤} جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مُسندِ امام احمد بن حنبل ج۱ ص۴۲۹ حدیث ۱۷۳۶)

{۵} جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے، اللہ کا ذِکر اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود شریف نہ پڑھے وہ قِیامت کے دِن جب اُس کی جزا دیکھیں گے تو اُن پر حسرت طاری ہو گی، اگرچہ جنت میں داخل ہو جائیں۔ (ایضاً ج۳ ص۴۸۹ حدیث ۹۹۷۲)

{٦} جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (مُصَنَّف عبد الرَّزّاق ج ۲ ص ۱۴۲ حدیث ۳۱۲۶)

{٧} جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لابن السُّنِّیس ۳۳۶ حدیث ۳۸۱)

{٨} جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں پھر اُس میں نہ اللہ کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں قیامت کے دن وہ مجلس اِن کے لیے باعث حسرت ہو گی۔ اللہ چاہے تو اِن کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔ (تِرمِذی ج ۵ ص ۲۴۷ حدیث ۳۳۹۱)

ہم اہلِ فرش نہ کیوں کر پڑھیں درود ان پر
فرشتے عرش سے آ کر درود پڑھتے ہیں

درود بھیجتا ہے ان پہ خود خدا ان کا
فرشتے اور پیمبر درود پڑھتے ہیں

جو پڑھ رہے ہیں پرندے تو اس میں حیرت کیا
نوید ان پہ تو کنکر درود پڑھتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۳)---درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! ہر دور اور ہر زمانے میں ہر آدمی کی ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ہر کام میں کامیابی کے زینے چڑھتا رہے، اسے کامیابی ملتی رہے ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے اور آدمی کامیابی کو پانے کے لیے ہر ممکنہ کوشش بھی کرتا ہے، محنت اور جدوجہد بھی کرتا ہے مگر ان تمام تر کوششوں کے باوجود وہ ناکام ہو جاتا ہے۔

اگر میں آپ سے پوچھوں کہ اصل میں کامیابی کیا ہے؟ تو شاید ہر شخص اپنے اپنے طور پر بے شمار چیزیں گنوانے لگے، کہ اس دور میں مال کا ہونا کامیابی ہے، دنیوی آسائش کا ملنا کامیابی ہے، صحتمند و تندرست ہونا کامیابی ہے، بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنا کامیابی ہے وغیرہ وغیرہ۔

مگر یہ تمام کامیابیاں صرف دنیوی کامیابیاں ہیں جو کہ جلد ختم ہو جانے والی ہیں، اصل کامیابی تو آخرت کی کامیابی ہے، اصل کامیابی دنیا سے ایمان سلامت لے کر جانا ہے۔ اصل کامیابی قبر کے سوالات کے صحیح جوابات دینا ہے، اصل کامیابی قبر کے عذاب سے بچ جانا ہے، اصل کامیابی قیامت کی گرمی سے بچ جانا ہے، اصل کامیابی قیامت کے عذابات سے بچ جانا ہے، اصل کامیابی نامۂ اعمال کا سیدھے ہاتھ میں مل جانا ہے، اصل کامیابی قیامت کے حساب و کتاب میں کامیاب ہونا ہے، اصل کامیابی پل صراط سے امن کے ساتھ گزر جانا ہے، اصل کامیابی مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفاعت کا مل جانا ہے، اصل کامیابی و کامرانی تو اللہ پاک کی بارگاہ میں سرخرو ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی میں راحت پانا ہے۔ اے عاشقانِ رسول! اصل کامیابی وہ ہے جس کو اللہ الرحمٰن نے اپنے قرآن میں بیان فرمایا ہے: چنانچہ پارہ ۴، سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر ۱۸۵ میں ارشاد ہوا:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ(۱۸۵) (پ۴، آل عمران، ۱۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو قیامت ہی کو پورے ملیں گے، جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا(یعنی کامیاب ہوا) اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔

پس جو اللہ پاک کی رضا حاصل کر کے تمام عذابات اور دوزخ سے بچا کر، مغفرت و بخشش کا پروانہ لیے جنت میں داخل ہوا اصل میں وہی کامیاب ہے۔لہٰذا بخشش و مغفرت کی دعا کرتے اور دوسروں سے کرواتے رہنا چاہیئے، کہ یہ ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے چنانچہ

امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مدینے شریف میں بچوں سے فرمایا کرتے: بچوں! دُعا کرو عمر بخشا جائے، عمر کی مَغْفِرَت ہو جائے۔(فضائلِ دُعا، ص ۱۱۲)

اللہ اکبر! اللہ کریم فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اس ادا کے صَدقے ہم سب کی مَغْفِرَت فرمائے۔ بہر حال بچوں سے دُعائے مَغْفِرَت کے الفاظ کہلوانے چاہیے اگرچہ بچوں کو دُعائے مَغْفِرَت کی سمجھ نہ بھی آئے۔ دُعائے مَغْفِرَت کے معنٰی تو بچے تو بچے بڑے بھی نہیں سمجھتے ہوں گے۔ مغفرت کے معنٰی ہیں: یا اللہ! تُو اس کے گناہ مُعاف کر دے، اس کے گناہ بخش دے۔

اے عاشقانِ رسول! بخشش و مغفرت کی دعا کرتے اور کرواتے رہنا چاہیئے لیکن ہماری اپنی دعا یا دوسرے کی دعا قبول ہو جائے اس کی کوئی گارنٹی نہیں، اسی طرح اگر کوئی ہمارے لیے

مغفرت کی دعا کرے تو کتنی دیر؟ چند سکینڈ، چند منٹ، چند گھنٹا، چند دن، بس اور زیادہ سے زیادہ اپنی موت تک، مرنے کے بعد تو کوئی کسی کے لیے دعا نہیں کر سکتا بلکہ مردہ خود دوسروں کی دعاؤں کا محتاج رہتا ہے۔

لیکن کیا میں آپ کو ایک ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے آپ کے لیے بخشش و مغفرت کی دعا ایک دن، ایک مہینہ، ایک سال نہیں بلکہ ہزاروں سال تک ہوتی رہے، مرنے کے بعد بھی ہوتی رہے، بغیر وقفہ، بغیر رکے ہر لمحہ ہر گھڑی ہوتی رہے، دم بدم ہوتی رہے، کوئی عام آدمی نہیں ،جنات نہیں، حیوانات نہیں بلکہ اللہ پاک کے معصوم فرشتے جو نہ کھاتے ہیں۔نہ پیتے ہیں، نہ سوتے ہیں، جن کی عمروں کا ہم اور آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے، جو گناہوں سے پاک وصاف ہیں ہر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول و مصروف رہتے ہیں وہ ہمارے لیے بخشش و مغفرت کی دعا کرتے رہیں۔

اللہ اکبر! وہ کیسا عمل ہو گا جس کا بدلہ اتنا بڑا ہے۔ آیئے میں آپ کو وہ عمل بتاتا ہوں، یہ عمل ایسا ہے جو روزانہ نہیں کرنا، ہفتے میں نہیں کرنا، مہینے میں نہیں کرنا، سال میں نہیں کرنا بلکہ عمر میں صرف ایک بار کرنا ہے، جب آپ اس کو کرلیں گے تو اس وقت سے صبحِ قیامت تک اللہ کے معصوم فرشتے آپ کے لیے بخشش و مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔ چنانچہ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری اپنے رسالے **"ضیائے درود و سلام"** میں لکھتے ہیں:

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے:
جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا، جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لئے اِسْتِغْفار (یعنی بخشش کی دُعا) کرتے رہیں گے۔

(معجم اوسط، باب الالف من اسمہ احمد، ۱/۴۹۷، حدیث:۱۸۳۵)

سبحٰن اللہ !اے عاشقانِ اہلبیت ! آج محفل سے جانے کے بعد ایک کاپی لیجئے گا اور اس میں اپنے نبی، اللہ کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نام بلکہ یہ الفاظ لکھ لیں "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" اور پھر اس کاپی کو سنبھال کر رکھ دیں، جب تک اس کاپی میں اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نام مبارک لکھا رہے گا اللہ کے معصوم فرشتے آپ کے لیے بخشش کے دعا کرتے رہیں گے۔

اے عاشقانِ رسول! ذرا اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عطا پر غور تو کیجیے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے امتیوں کا خیال رکھتے ہوئے یہ عمل عطا فرمایا ہے، آج کل تو اولاد بھی مرنے کے بعد چند بار ایصالِ ثواب کر کے بھول جاتی ہے، جس اولاد کو زندگی بھر خون پسینے کی کمائی کھلاتے رہے، جس کی ہر خواہش پوری کی، جس کو مال دیا، جس کو گھر بار دیا، چھوٹے سے بڑا کیا، اتنے احسانات کرنے کے بعد ہماری اولاد تیجہ، دسواں، بیسواں، چالسواں اور برسی کر کے اپنے کاموں میں مشغول ہو کر ہمیشہ کے لیے بھول جائے گی۔

لیکن یہ عمل کیا ہوا ہو گا تو ہمارے مرنے کے سیکڑوں ہزاروں سال بعد جب تک اس کاغذ کے ٹکڑے میں محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نامِ مبارک محفوظ رہے گا بخشش و مغفرت کی دعا ہوتی رہے گی۔ چاہے ہم کھا پی رہے ہوں یا کام کر رہے ہوں، بیٹھے ہوں یا کھڑے ہوں، چل

رہے ہوں یا رکے ہوئے ہوں، گھر میں ہوں یا باہر ہوں، صحتمند ہوں یا بیمار، یہاں تک کی جگ رہے ہوں یا سو رہے ہوں، ہر وقت، ہر گھڑی، ہر لمحہ مغفرت کی، بخشش کی دعا ہوتی رہے گی۔
ان شاء اللہ

تیرے کرم سے اے کریم مجھے کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

خدا کے بعد محمد کا نام لیتے رہو
ہر ایک کام میں برکت درودِ پاک سے ہے
درودِ پاک ہی خاکی کا کل اثاثہ ہے
یہ ساری دولت و ثروت درودِ پاک سے ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

مصنف کی دیگر کتب کا تعارف

(1)۔۔۔مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقیات کا مجموعہ بنام" ما فعل اللہ بک" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ (یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کے ذریعہ سوال کر کے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اولیاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے
☆...دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات
☆...ایک رقت انگیز رخصتی
☆...چالیس سال تک گناہ نہیں کیا
☆...شہوت پرستی کے مختلف انداز
☆...لوگوں کی چار اقسام
☆...دنیا کی چھ چیزیں اور ان کی حقیقت
☆...سفید بالوں کی فضیلت
☆...ناپ تول میں کمی کا وبال
☆...حوریں پانے کا عمل
☆...قربِ الٰہی پانے کا طریقہ
☆...رسول اللہ ﷺ پھلوں کو چوما کرتے تھے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(2)۔۔۔میری سنّت میری امّت

ان احادیث کا مجموعہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی سنت اور اپنی امت کا تذکرۂ دلنواز فرمایا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...میری سنت کو زندہ کرنے کا مطلب
☆...میری سنت میں سے یہ چیزیں ہیں

☆... میری سنت سے جس نے محبت کی

☆ ... میری سنت میں جس کا سکون ہو

☆... میری امت کا سلام

☆... میری امت میں ایسا شخص پیدا فرمایا

☆... میری امت کے لئے امان ہیں

☆... میری امت کی گوشہ نشینی

☆... پچھلی امتوں کی بیماریاں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(3)---کیا حال ہے؟

دلچسپ و عبرت ناک واقعات کا مجموعہ بنام "کیا حال ہے؟

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... پہلا باب: کیا حال ہے

☆... دوسرا باب: صبح کس حال میں کی

☆... تیسرا باب: آپ کیسے ہیں؟

☆... چوتھا باب: کیسے ہو؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(4)---موت کے وقت

مرنے والے کو موت کے وقت پیش آنے والے دردناک و عبرت ناک معاملات پر مشتمل واقعات کا مجموعہ ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...موت کے وقت

☆...موت کا وقت

☆...نزع کا عالم

☆...نزع کے عالم

☆...وصال کا وقت

☆...وصال کے وقت

☆...وفات کا وقت

☆...وفات کے وقت

☆...انتقال کا وقت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(5)۔۔۔عقائد کی حکمتیں

اس کتاب میں عقائدِ اہلسنت کی عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... حکمت کیا ہے

☆... حکمت کہاں اور کیسے ملتی ہے

☆ اللہ پاک کا ہونا کیوں ضروری ہے ؟...

☆... اللہ پاک کا اولاد سے پاک ہونے کی حکمتیں

☆... اللہ کو اللہ کہنے کی حکمتیں

☆... کیا اللہ پاک سوتا بھی ہے ؟

☆... اللہ کا مکان سے پاک ہونے کی حکمتیں

☆... اللہ پاک کے کل کتنے نام ہیں ؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(6)۔۔۔پانچ نمازوں کی حکمت

اس کتاب میں نماز اور ارکانِ نماز کی عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... قرآن میں لفظِ صلوۃ کتنی بار آیا؟

☆... نماز کے اعظم الفرائض ہونے کی چھ حکمت

☆... نماز کو صلوۃ کہنے کی چار حکمت

☆... نماز کے افضل العبادات ہونے کی پانچ حکمت

☆... نماز کی برکات

☆... پانچ نمازوں کے فرض ہونے کی سات حکمت

☆... انسانی زندگی کی پانچ حالت

☆... سورج کی پانچ حالت

☆... نماز کے شرائط و فرائض کی حکمتیں

☆... قبلہ مقرر کرنے کی چار حکمت

☆... کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی نو حکمت

☆... نمازوں کی رکعتوں کے مختلف ہونے کی حکمتیں

☆... احکامِ الٰہی کے مختلف ہونے کی حکمت

☆... پانچ نمازوں کے ناموں کی حکمت

☆... فرضوں کے ساتھ سنن کی حکمت

☆... اعمالِ نماز کا شرعی جائزہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(7)۔۔۔قرآنی سورتوں کے مضامین

قرآنِ عظیم کی (۱۱۴) سورتوں کے متعلق اجمالی دلچسپ معلومات پر مشتمل یہ کتاب ہے جو اپنے اعتبار سے بہت علمی کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... سورت کا مقامِ نزول ☆... آیات، کلمات اور حروف کی تعداد

☆... سورت کا نام رکھے جانے کی وجہ ☆... سورت کے فضائل

☆... سورت کے مضامین ☆... پچھلی سورت کے ساتھ مناسبت

☆... اور رنگ برنگے مدنی پھول

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(8)۔۔۔سب سے پہلے سب سے آخر

دلچسپ معلومات کا ایک اچھوتا انداز "سب سے پہلے فلاں کام کس نے کیا" پر مشتمل کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟☆... سب سے پہلے کس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟

☆... سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟ ☆... سب سے پہلے ترازو کس نے بنایا؟

☆... سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟ ☆... سب سے پہلے "اَمَّا بَعۡدُ" کس نے کہا؟

☆... سب سے پہلے اسلام میں مسجد کس نے بنائی؟☆... سب سے پہلے اسلام میں سولی کس کو دی گئی؟

☆... سب سے پہلے اسلام میں خطبہ کون سا پڑھا گیا؟☆... سب سے پہلے کس نے تاج شاہی سر پر رکھا؟

☆راہب کے ۶۲ سوالات اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات☆

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(9)---جانشینِ انبیاء کا تعارف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(10)---قصور کس کا ہے؟

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو" آخر لڑکیوں کی پیدائش میں قصور کس کا ہے؟ مرد کا، یا عورت کا، اس کتاب میں اور اسلام اور سائنس کی روشنی میں بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے مزید دلچسپ سوالات وجوابات بھی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں
☆...پانچ لرزہ خیز واردات
☆...بیٹیوں کے فضائل
☆...سائنس کیا کہتی ہے؟
☆...دلچسپ سوالات وجوابات
☆...عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟
☆...بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟
☆...بچے کی پیدائش کا مرحلہ
☆...بے اولادی کے 4 روحانی علاج
☆...اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(11)---نصاب مسائلِ نماز

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب جس میں نماز کے بنیادی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے! ☆...حصولِ علم کے ذرائع ☆...چندے کے مسائل
☆...شرائطِ نماز ☆...فرائضِ نماز ☆...واجبات نماز
☆...مفسداتِ نماز ☆...مکروہاتِ نماز ☆...مسائلِ سجدۂ سہو

☆...امامت کی شرائط ☆...اقتداء کی شرائط ☆...مسائلِ نمازِ جمعہ

☆...مسائلِ نمازِ عیدین ☆...مسائلِ معذورِ شرعی ☆...جماعت کا ایک اہم مسئلہ

☆...مسائلِ شرعی مسافر ☆...مسائلِ نمازِ جنازہ ☆...مسائلِ سجدۂ تلاوت

☆...مسائلِ اذان واقامت ☆...مسائلِ لقمہ ☆...چاند کب نکلے گا؟

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(12)...خطباتِ مصطفائی وخطباتِ شفیقی حصہ اوّل

اصلاحی وتبلیغی خطبات کا ایک منفرد ومقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
1	عظمتِ رسالتِ مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	1	محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے مظہر ہیں
2	ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات	2	جمیع عالم برائے مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
3	ولی کی پہچان	3	امت کا معنی اور اس کا مفہوم
4	سنّت اور بدعت	4	امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی
5	نورِ حِسّی اور نورِ معنوی	5	اعلیٰ حضرت کا عشق رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
6	تفسیر سورۂ تکاثر	6	تفسیر سورۂ کوثر: محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دیا

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی ومرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(13)...خطباتِ مصطفائی وخطباتِ شفیقی حصہ دوم

اصلاحی وتبلیغی خطبات کا ایک منفرد ومقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
7	حب رسول ﷺ اور اس کے تقاضے	7	شانِ مصطفی ﷺ
8	منی سے کربلا تک	8	مصطفی ﷺ دنیا کی جان ہیں
9	آؤ در تواب پے روتے ہوئے آؤ	9	اللہ عزوجل سے محبت کیجئے
10	اہلِ تقوی اور جنت	10	ماں باپ کے حقوق
11	فلسفۂ رمضان	11	اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کا چرچا رہے گا
12	تفسیر سورۂ بلد	12	تفسیر سورۂ عصر، قیامت کا بیان

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیر زادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(14)---خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ سوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ۶ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ۶ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
13	اثبات وجودِ باری تعالی	13	حدیث کی اہمیت
14	نفس اور شیطان	14	نسبت کا بیان
15	اسلام میں احترام آدمیت	15	سرکار ﷺ آگئے
16	ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے	16	اللہ عزوجل کے نام پر مانگنا
17	مقصدِ حج	17	آؤ توبہ کریں
18	تفسیر سورۂ مائدہ	18	تفسیر سورۂ ملک، موت وحیات

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

(15)۔۔۔تدریس کے 26 طریقے

جدید دور میں جدید و قدیم تدریس کے طریقوں کا مجموعہ بنام ”تدریس کے 26 طریقے“ اس کتاب میں تدریس کے طریقوں کے ساتھ ساتھ اپنی تدریس کو بہتر اور مقبولِ عام بنانے کے فارمولے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...تدریس کے نکات
☆...تدریس کے ۲۶ طریقے
☆...درجے کی ترقی کے فارمولے
☆...طلبا کے درمیان کئے جانے والے بیان
☆...انوکھی باتیں
☆...انوکھے سوالات
☆...انوکھی حکایات
☆...انوکھی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(16)۔۔۔رفیق التدریس

استاد کو تدریس کے اعلی منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر جس میں تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

☆...**پہلا باب:** 63 انوکھی معلومات
☆...**دوسرا باب:** 63 انوکھے سوالات
☆...**تیسرا باب:** 63 انوکھے چٹکلے
☆...**چوتھا باب:** 63 انوکھی پہیلیاں
☆...**پانچواں باب:** 63 انوکھی حکمتیں
☆...**چھٹا باب:** 63 انوکھی حکایات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(17)---تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے

تاریخ ساز شخصیت بننے کی ایک رہنما کتاب

آپ اس باب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆... شخصیت کسے کہتے ہیں؟ ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خصوصیات

☆... شخصیت کی تعمیر ایسے کریں ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پہلا فارمولہ

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... دنیا بھر میں اسلام کیسے پہنچا؟

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا دوسرا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا تیسرا فارمولہ

☆... ادارے قائم کرنے کے ۷ فامولے ☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چوتھا فارمولہ

☆... تمام عورتوں تک پیغام پہنچانے کا فارمولہ ☆... تاریخ ساز شخصیت کی خوبیاں

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا پانچواں فارمولہ ☆... دوسروں کو بلند کرنا خود کی بلندی ہے

☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کا چھٹا فارمولہ ☆... ایک بادشاہ اور چار آدمی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(18)---فیضانِ قرآن کورس

90 دن میں صرف 30 منٹ کی کلاس میں قرآن، اذکارِ نماز، دعا، سنتیں اور آداب سیکھنے کا منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... فیضانِ قرآن کورس کے فوائد ☆... فیضانِ قرآن کورس کے جدول چلانے کی رہنمائی

☆...مدنی قاعدہ کے 22 اسباق ☆...22 کاموں کی سنتیں اور آداب

☆...23 دعائیں ☆...10 قرآنی سورتوں کا حفظ و مشق

☆...اذکارِ نماز کا حفظ و مشق ☆...5 کلمے، ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل کا حفظ و مشق

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(19)---فیضانِ شریعت کورس

صرف 30 منٹ کی کلاس میں عقائد، عبادات، معاملات، منجیات، مہلکات اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے متعلق بہت کچھ سیکھنے کا منفرد کورس

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...فیضانِ شریعت کورس کے فوائد

☆...فیضانِ شریعت کورس کے جدول چلانے کا طریقہ کار

پہلا باب ☆...عقائد کے 19 بیانات **دوسرا باب** ☆...عبادات کے 19 بیانات

تیسرا باب ☆...معاملات کے 19 بیانات **چوتھا باب** ☆...مُنْجِیَات کے 19 بیانات

پانچواں باب ☆...مُھْلِکَات کے 19 بیانات **چھٹا باب** ☆...سنتیں اور آداب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(20)---آسان فرض علوم

فرض علوم پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین کتاب جس میں عقائدِ اہلسنت کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور مسائل کو نہایت آسان کر کے عوام کے پڑھنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...کتاب العقائد ☆...تہتر فرقوں کا بیان ☆...کتاب الطھارۃ

☆... كتاب الصلوة ☆... كتاب الجنائز ☆... كتاب الصوم

☆... كتاب الزكوة ☆... كتاب الحج ☆... كتاب النكاح

☆... كتاب الطلاق ☆... كتاب الاضحیہ ☆... کتاب القسم

☆... كتاب الحدود ☆... حلال طریقے سے کمانے کا بیان

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(21)---آسان خطباتِ محرم

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچسپ معلوماتی گلدستہ بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

1☆... دین اسلام کی خوبیاں

2☆... سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم

3☆... صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم

4☆... حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

5☆... حضرتِ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

6☆... حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

7☆... حضرتِ مولی علی رضی اللہ عنہ

8☆... حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

9☆... حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ عنہ

10☆... حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ

11☆... شہادتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ

12☆... یزید اور یزیدیوں کا انجام

13☆... دسویں محرم الحرام کے فضائل

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(22)---تنظیمی نصاب و بیانات

مجلس امامت کورس میں داخلِ نصاب کتاب بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... 12 دینی کاموں کی تفصیل ☆... سنتیں اور آداب

☆... انفرادی کوشش کی ترغیبات

☆... اجتماعِ پاک کی دعائیں

☆... فیضانِ تجوید کے اسباق

☆... امام کے ۳۰ مدنی پھول

☆... اذکارِ نماز

☆... درودِ تاج

☆... بیاناتِ عصر

☆... بیاناتِ مغرب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(23)---اعلی حضرت کا چرچا رہے گا

اعلی حضرت کا تذکرۂ دل نواز قرآن، حدیث اور میٹھ کی روشنی میں خطباتِ شفیقی جلد دوم کا ایک منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... درود شریف کی انوکھی فضیلت

☆... اولیاء اللہ کے تذکرے کیوں باقی رہتے ہیں؟

☆... بادشاہوں کے مقبروں کا حال

☆... اولیاء کے مزاروں کا حال

☆... تذکرے باقی رہنے کے چند اسباب

☆... اولیائے کرام کے تذکرے زمین و آسمان میں

☆... فنا ہو کر 9 کا عدد بن جاتا ہے

☆... اس لیے مخلوق اولیاء کا عرس مناتی ہے

☆... اولیاء پر رب نوازشات

☆...9 کے عدد کی چار عجیب باتیں

☆... اعلی حضرت کے پاس سب کچھ ہے

☆... بارگاہِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مشین عطا ہوئی

☆... اعلی حضرت کے سونے کا منفرد انداز

☆... اعلی حضرت کے فنافی الرسول ہونے کی دلیل

☆... ہر وقت نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ثنا

☆... دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز

☆... تعارفِ اعلی حضرت

☆... منقبتِ اعلی حضرت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(24)---آسان حنفی نماز

आम मुसलमान के लिये नमाज़ और उस के ज़रूरी अहकाम सीखने के लिये बेहतिरीन किताब बनाम

आसान हनफ़ी नमाज़

नमाज़ पढ़ने का आसान तरीक़ा

सवालन जवाबन

आप इस किताब में पढ़ सकेगें

- दीनी इल्म सीखने की फ़ज़ीलत
- वुज़ू के मसाइल
- तयम्मुम के मसाइल
- कपड़े पाक करने के तरीक़े
- सज्दए सहव के मसाइल
- माज़ूरे शरई के मसाइल
- ईद के मसाइल
- मुसाफ़िर के मसाइल
- अज़ानो इक़ामत के मसाइल
- नमाज़ में लुक़मा के मसाइल
- मस्जिद के मसाइल
- गुस्ल के मसाइल
- नजासतों के मसाइल
- नमाज़ के मसाइल
- इमामत के मसाइल
- जुमा के मसाइल
- इक़्तिदा के मसाइल
- नमाज़े जनाज़ा के मसाइल
- सज्दए तिलावत के मसाइल

मुरत्तिब

मौलाना अबू शफ़ीअ मुहम्मद शफ़ीक़ ख़ान अत्तारी मदनी फ़तेहपुरी

मकतबा दारुस्सुन्ना दिल्ली

(25)---**عیدِ میلاد النبی کیوں اور کیسے؟**

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(26)۔۔۔محمد اور احمد کے اسرار

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک نام ''محمد'' اور ''احمد'' کی لاجواب تشریح پر مشتمل ''خطباتِ شفیقی'' حصہ اول کا ایک منفرد بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...درود شریف کی انوکھی فضیلت

☆...اللہ پاک کے تین ہزار نام

☆... حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ۱۴۰۰ نام

☆... محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے مظہر ہیں

☆...اسمِ محمد اسمِ اللہ کا مظہر

☆...چار میں عجیب لطف ہے

☆...نقطہ عیب ہے

☆...مشدد حرف لانے کی حکمت

☆...صفاتِ محمد صفاتِ خدا کا مظہر

☆...افعالِ محمد افعالِ خدا کا مظہر

☆...ہر چیز میں محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نور ہے

☆...خصائصِ مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کتنے ہیں؟

☆... حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چار نام حمد سے مشتق ہیں

☆...احمد نام رکھنے کی وجہ

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(27)۔۔۔مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(28)۔۔۔ایک سے دس تک

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(29)۔۔۔نکتے ہی نکتے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(30)۔۔۔امّتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرآنی جوابات

حضرتِ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کم سوال کسی امت نے نہ کئے کہ امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صرف ۱۴ سوالات کئے۔(التفسیر الکبیر جلد ۳ ص ۱۰۲)
اس کتاب میں ان سوالات کے جوابات کے ساتھ ساتھ مختصر تشریح بھی بیان کی گئی ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆…امتِ محمدیہ کے ۱۴ سوالات
☆…انفال کا معنی
☆…چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی حکمت
☆…حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو روح کا علم حاصل ہے
☆…شراب حرام ہونے کا ۱۰ انداز میں بیان
☆…ذوالقرنین کے تین سفر
☆…جوئے کے دنیوی نقصانات
☆…سدِ سکندری کب ٹوٹے گی؟
☆…حَیض کی حکمت
☆…اہلِ ایمان کی شفاعت کی دلیل
☆…بندوک کی گولی سے شکار کرنے کا شرعی حکم
☆…شفاعت سے متعلق (۵) اَحادیث
☆…نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(31)۔۔۔کامیابی کے 10 اصول

مایوسی کا خاتمہ کرکے کامیابی کی جانب گامزن کرنے والے اصولوں کا مجموعہ بنام"کامیابی کے دس اصول" یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان اصولوں کو جمع کیا گیا ہے جن سے مایوسی کا خاتمہ ہونے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر کچھ کر گزرنے کا جذبۂ نو پیدا ہوتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مثبت سوچ رکھنے والا ہو ☆... نظم وضبط کے ساتھ رہنے والا ہو

☆... لوگوں کے مزاج کو پرکھنے کی صلاحیت رکھنے والا ہو ☆... اپنے کام کو شوق ولگن کے ساتھ کرنے والا ہوں

☆... ناکام لوگوں سے سبق حاصل کرنے والا ہو ☆... سخت محنت کرنے والا، اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے والا ہو

☆... کام کو بانٹنے والا ہو ☆... خدا راور متوکل ہو

☆... آخرت کی فکر کو مقدم رکھنے والا ہو ☆... ان سب کا سرچشمہ خوفِ خدا والا ہو

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(32)---درسِ تصوف

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(33)---علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(34)---درود کی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(35)---چاند کی گواہی

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(36)---شفیق المصباح شرح مراح الارواح

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے نصاب میں شامل علمِ صرف کی مشہور و معروف کتاب بنام "مراح الارواح" کی آسان اردو شرح ہے جس میں عربی عبارت پر اعراب و اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ سوالاً جواباً تشریح پیش کی گئی ہے جو اپنے اعتبار سے بڑی مفید و دلچسپ کتاب ہے۔

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(37)---شفیقیہ

اس کتاب میں شارح مسلم کی چالیس احادیث کا مجموعہ، مشہورِ زمانہ کتاب ''الاربعین النوویہ'' کا آسان اردو ترجمہ نیز راویوں کے حالات کے بھی بیان کیے گیے ہیں

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف ☆... مترجم کا تعارف ☆... عبارت مع اعراب

☆... سلیس اردو ترجمہ ☆... راویوں کے حالات

مصنف: شیخ الاسلام الحافظ الامام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)

مترجم: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(38)---شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ اول

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجۂ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام ''خلاصۃ النحو'' کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(39)---شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو حصہ دوم

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے درجۂ اولی کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام ''خلاصۃ النحو'' کی تمارین کو حل کیا گیا ہے۔

مرتب: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(40)---نور المغیث شرح تیسیر مصطلح الحدیث

درسِ نظامی کے درجۂ سادسہ میں داخلِ نصاب اصولِ حدیث کی بہترین کتاب ''تیسیر مصطلح الحدیث'' کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف ☆... شارح کا تعارف

☆... عربی عبارت مع اعراب ☆... عربی عبارت کا آسان اردو ترجمہ

☆... عربی عبارت کی شرح ☆... سوال وجواب

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(41)---القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

عقائد کے متعلق ۱۳۰۰ سال پرانی امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی اہم کتاب ''الفقہ الاکبر'' کی آسان اردو شرح ہے مزید باطل فرقوں کے مختصر تعارف وعقائد کا بھی بیان شامل ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... عقائد کے کتنے اور کون کون سے امام ہیں؟ ☆... اللہ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

☆... واحد اور احد میں کیا فرق ہے؟ ☆... کیا اللہ عدد کے اعتبار سے ایک ہے؟

☆... کیا اللہ اپنی مخلوق کے مشابہ ہے؟ ☆... اللہ کی صفات ذاتی اور فعلی کیا ہیں؟

☆... حادث اور قدیم کا کیا معنی ہے؟ ☆... قرآن کے مخلوق ہونے، نہ ہونے کی بحث

☆... اللہ کی صفات قدیم کیسے ہیں؟ ☆... اہل سنت کی نشانی در زمانۂ امام اعظم

☆... کیا زمین گھومتی ہے؟ ☆... اللہ کا کسی کو گمراہ کرنے کے کیا معنی ہیں؟

☆... بندوں کے افعال کا خالق کون ہے؟ ☆... کیا گناہ بھی اللہ کے حکم سے ہوتے ہیں؟

☆... مرتکب کبیرہ کے بارے میں معرکۃ الآرا بحث ☆ کیا تمام قرآنی فضیلت میں برابر ہیں؟...

☆... ۷۳ فرقوں کے بارے میں مختصر معلومات اور ان کے عقائد۔

☆... اگلے مہینے کا چاند کب نظر آئے گا معلوم کرنے کا فارمولا

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(42)---شارق الفلاح شرح نور الایضاح

درسِ نظامی کے کورس میں داخلِ نصاب کتاب ''نور الایضاح'' کی آسان اردو شرح ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف ☆... شارح کا تعارف ☆... فقہی اصطلاحات

☆... بنیادی باتیں ☆... صاحبِ نور الایضاح کے غیر مفتی بہ اقوال

☆... عبارت مع اعراب ☆... سلیس اردو ترجمہ ☆... سوالاً جواباً عبارت کی شرح

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(43)---عرفان الاثار شرح معانی الاثار

فقہ حنفی کی دلائل پر مشتمل احادیث کی مستند کتاب معانی الاثار کی اردو شرح ہے جو درسِ نظامی میں داخلِ نصاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مصنف کا تعارف ☆... شارح کا تعارف

☆... متن مع اعراب ☆... متن کا سلیس اردو ترجمہ

☆... اختلافِ فقہائے کرام مع دلائل ☆... ترجیحاتِ مذہبِ احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(44)---عنایۃ الحکمت لحل ہدایۃ الحکمت

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(45)---خلیلیہ شرح مناظرۃ الرشیدیہ

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(46)---کلام الوقایہ شرح شرح الوقایہ

علمِ فقہ کی شاندار کتاب "شرح الوقایہ" کی اردو شرح بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... عربی عبارت مع اعراب ☆... عربی عبارت کا اردو سلیس ترجمہ

☆... متن کی شرح ☆ ... مفتی بہ اقوال کی نشاندہی

☆... اختلافِ ائمہ ☆... ترجیحات احناف

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(47)---رحمۃ الباری شرح تفسیر البیضاوی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(48)---مختار التاویل شرح مدارک التنزیل

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(49)---الدلالۃ الشاھدۃ شرح البلاغۃ الواضحۃ

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(50)---المعتبر المعترف لحل المعتقد المنتقد

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(51)---سلیم النظر شرح نزھۃ النظر

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(52)---شفیق النعمانی لحل شرح الجامی

شارح: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(53)---عطایۃ الحکمت شرح ھدایۃ الحکمت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(54)۔۔۔نحو کے دلچسپ سوالات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(55)۔۔۔صرف کے دلچسپ سوالات

علمِ صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں اور افعال کے مختلف صیغوں کی وجہ و حکمت بیان کی گئی ہیں، مزید مراح الارواح کا متن مع اعراب و ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...وزن کے لئے "ف،ع،ل" کو کیوں خاص کیا گیا؟ ☆... فعل ماضی کے ۱۴ صیغے ہی کیوں آتے ہیں؟

☆... فعل ماضی مبنی ہے حالانکہ اس کے آخر میں حرکت ہے؟ ☆... فعل مضارع معرب کیوں ہوتا ہے؟

☆... فعل مضارع بنانے کے لئے حروف اتین کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟☆... فعل امر کو مضارع سے ہی کیوں بناتے ہیں؟

☆... ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں الف کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟ ☆...اسم مفعول بنانے میں میم کا اضافہ کیوں کیا گیا؟

☆... صیغوں کی تعلیل کرنے کے آسان ۱۶ قاعدے ☆...نون تثنیہ اور تنوین میں فرق

☆...ان چیزوں کا بیان جن سے ثقل لازم آتا ہے ☆...ان چیزوں کا بیان جن سے خفت پیدا ہوتی ہے

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

(56)۔۔۔تسلیم التوقیت

یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے کہ اس میں چار علوم کو یکجا کیا گیا ہے :(۱)۔علمِ توقیت۔(۲)۔علمِ فلکیات۔(۳)علمِ تقویم۔(۴)۔علمِ طب۔ان چار علوم کے متعلق ایک اہم اور آسان تصنیف ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... علمِ توقیت ☆... علمِ فلکیات

☆... علمِ تقویم　　　☆... علمِ طب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

یادداشت

ش		صفحه